اسی معجزہ کی نفی کو (جو قران مین ہے) اور اثبات کو (جو حدیث مین ہی) سمجھو تو ان دونون
مین صرف ظاہری تخالف ہے حقیقی تخالف نہین ہی۔ قران مین جو نفی ہے وہ خاص اسی
موقع پر ہے جس موقع پر وہ آیۃ قران نازل ہوئی ہے۔ اور جو حدیث یا اور آیات قران
مین معجزات کا اثبات و ذکر ہے یہہ دوسرے مواقع پر ہے۔ اسی قسم کا ظاہری تخالف
باہم احادیث مین پایا جاتا ہے۔ ابن خزیمہ محدث کا قول ہے چنانچہ ابن الصلاح نے نقل کیا ہے

لا اعرف انہ روی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم حدیثان صحیحان متضادین فمن کان عندہ فلیاتنی بہ لالف بینہما (علوم الحدیث ابن الصلاح) ؏	کہ مین کوئی ایسی دو حدیثین صحیح نہین پاتا جن مین آپس مین حقیقی تناقض ہو جسکے پاس ایسی حدیثین ہون وہ میرے پاس لاوے مین اونکو باہم ملادون ۔ ؏

ان اعتراضات کے جوابات مین ہمارے علماء نے بہت تفصیل کی ہے اور بالمقابلہ انجیل
کا بہت کتابون سے اور ایک انجیل کا دوسری انجیل سے متخالف و متضاد ہونا نہایت
بسط سے بیان کیا ہی ہم اون پرانی مباحث کا نقل کرنا پسند نہین کرتے۔ اسقدر
جو ہمارے خیال مین آیا اُسیکے بیان پر اکتفا کیا گیا ؛

نیچریون کے اعتراضات اور اونکے جوابات

(۱) اعتراض۔ تمام علماء اور محدثین اس بات پر متفق ہین کہ روایت احادیث بلفظ
نہین بلکہ بالمعنی ہے یعنی احادیث مرویہ کے لفظ بعینہ وہ لفظ نہین جو رسول خدا نے
فرمائے تھے بلکہ راویون نے ادنکا مطلب اپنے لفظون مین بیان کیا ہے۔ اور بخاری و مسلم
کی حدیثین بھی ایسی ہین اور اسیطرح جبکہ روایت ہوئی ہین پس ہم اسکے ہر ہر لفظ کو مثل
وحی کیطرف منسوب نہین کرسکتے بلکہ صحابی اور تابعی کی طرف بھی بالجزم نسبت نہین

کرسکتے کیونکہ ممکن ہی کہ وہ سب الفاظ اخیر راوی کے ہُون جیسے بخاری یا مسلم یا اور کسینے روایت کی بلکہ کیا عجب ہی کہ بعض مقام پر خود بخاری یا دوسری مصنف جامع حدیث کے لفظ ہون (اسکی تائید مین معترض نے دو حدیثین بہی بخاری کی نقل کی ہین جنکے الفاظ مختلف اور معنی ایک ہین - آخر اس بحث وکلام سے یہہ بہی نتیجہ نکالا ہے کہ جسقدر احکام احادیث کے لفظون سی نکالے جاتے ہین وہ سب اجتہادی احکام ہین جو خطا و صواب دونون کا احتمال رکہتے ہین اور کہا ہے کہ ممکن ہے کہ وہ احکام رسول خدا کے مقصود نہون - **اس** اعتراض سے معترض نے اسلام کے اکثر حصہ پر ہاتہہ صاف کیا ہے کیونکہ اکثر احکام اسلام اسی حدیث کے الفاظ و معانی سے ثابت ہوتے ہین - معترض نے الفاظ حدیث کو تعیون اوڑا دیا ہی کہ یہہ آنحضرت کے الفاظ نہین ہین - معانی کو یون ساقط الاعتبار ٹہرایا کہ یہہ سب علماء کے اجتہادات ہین تو گویا اپنے زعم مین اسلام کا کام تمام کیا لہٰذا اس اعتراض کا جواب اسلام کے حق جاننے والون کو بہت توجہ سے سننا لازم ہے

جواب - معترض کا سبہی احادیث کو روائیت بالمعنے کہنا - پہر اسپر تمام علماء و محدثین کے اتفاق کا دعوے کرنا محض غلط اور خلاف واقع ہے ؎

تمام محدثین اور علماء کا اتفاق تو دور رہا لاتہ ہے - معترض ہمکو کسی ایک یا دو عالم محدث کی شہادت سے ثابت کرے کہ جو احادیث کتب حدیث مین موجود ہین یہہ سب بالمعنے روائیت کی گئی ہین - ورنہ اس خلاف بیانی سے باز آوے وہ نہ باز آوے تو اوسکے اتباع ہی اسکے اس قسم کے دعاوی سے اسکی صداقت و علمیت کا اندازہ کرین اور اسکے اتباع سے بچین ؎

بیشک اکثر علماء محدثین و فقہا کے نزدیک حدیث کو بالمعنے روایت کرنا خاص ایسے شخص کے لئے جو معنی حدیث سے خوب واقف ہو اور اوس تغیر و تبدل کو

جس سے مراد فوت و فاسد ہو پہچانتا ہو) جائز ہے مگر جواز مستلزم وقوع نہین ہوتا یعنی اونکے اس اعتقاد جواز روائیت بالمعنے سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اُنہون نے اِس جواز پر عمل بہی کیا ہے اور کسی حدیث کو بالمعنے روائیت کیا ہے چہ جائے کہ سبہی احادیث کو بالمعنے روائیت کیا ہو بلکہ بلفظ جواز یہہ بتا رہا ہے کہ اسکا خلاف (حدیث کو بلفظ نقل کرنا) انکے نزدیک بہی افضل ہے اور ایسا ہی ان سے بہ تصریح منقول ہے٭ پہر اس افضل کو چہوڑکر جائز پر انکا عام عمل فرض و تجویز کرنا کیا معنے رکہتا ہے؟

اور اگر ہم **انکے عمل و روائیت** کو دیکہتے ہین تو صاف پاتے ہین کہ اکثر حدیث کے روائیت کرنیوالے (صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ محدثین) نے اس جواز پر عمل نہین کیا۔ بعض نے کیا ہے تو نہائیت کم کیا ہے۔ اکثر احادیث کو بلفظ نقل کیا ہے صرف معدودی چند روایات کو بالمعنے روایت کیا ہے۔

اِسپر ہم سر دست دو شہادتین پیش کرتے ہین جس مین کسی منصف صاحب عقل کی انکار و اختلاف کی گنجائش نہین ہے۔

اوّل یہہ کہ ہم اکثر احادیث کو صدہا راویون سے بیسون کتب حدیث مین متفق اللفظ پاتے ہین جس سے ہم صاف یقین کرتے ہین کہ ان سب راویون نے اس حدیث کو بلفظہ نقل کیا ہی صرف معنی کو روائیت نہین کیا۔

اِسکی تمثیلات کو ہم ذکر کرین تو گویا ایک کوزہ سے دریا کو ناپین۔ اسلئے ہم بجائے اسکے ناظرین کو یہہ ہدایت کرتے ہین کہ ایک کتاب مشکوۃ ہی کہولکر ملاحظہ کرین کہ اسمین صحیحین وغیرہ صحاح کی متفق اللفظ روایات کسقدر ہین اور مختلف کسقدر۔ اتنی وسعت و فرصت ہو

٭ اسبابمین محمد بن سیرین کا قول۔ بضمن اثار مویدہ شہادت دوم سب سے اخیر اخیر کے پہلے مذکور ہوگا اور شیخ جلال الدین سیوطی نے تدریب الراوی مین کہا ہی جمیعا یتعلق بالجواز و لاشک ان الاولی ایراد الحدیث بالفاظہ دون التصرف فیہ (ھکذا فی منہج الوصول)

تو صرف اِسکے خطبہ* ہی کو دیکھہ لین اسمین روایات مختلف الالفاظ کی قلت کو کس وضاحت سے بیان کیا ہے۔

مین امید کرتا ہُون اور اسپر یقین رکہتا ہُون کہ جو حدیث کے کوچہ مین اتفاقی گذر بہی ہوا ہوگا اور اُسنے دو چار ورق مشکوۃ یا بلوغ المرام کی احادیث کو اصل کتب حدیث سے مطابق کرکے دیکہا ہوگا وہ میری اس شہادت (اول) مین سرمو شک نکریگا۔

شہادت دوم۔ بعض احادیث مین ہم صاف دیکہتے ہین کہ راوی دو لفظ مترادف (ہم معنے) سے ایک کے ذکر پر اکتفا ہنین کرتا اور دوسری لفظ کو (باوجودیکہ اِسکے معنے پہلے لفظ مین آجاتے ہین) ترک ہنین کرتا اور شک و تردد کے ساتہہ یون کہتا ہے کہ آنحضرت یا صحابی یا اور نیچے کے راوی نے یون کہا ہے یا یون فرمایا۔ اور بعض راوی جو الفاظ حدیث مین تردد و شک ظاہر ہنین کرتے وہ اِسکے آخر مین یہہ الفاظ کہدیتے ہین او کما قال و ھکذا او نحوہ۔ یعنے جو ہمنے روایت کیا ہے بعینہ آنحضرت نے فرمایا ہے یا اسکی مثل یا ہم شکل کچہہ اور فرمایا ہے

ابوالدرداء (صحابی) سے مروی ہے کہ جب وہ آنحضرت سے حدیث نقل کرتے تو فرماتے کہ

کان ابو الدرداء اذا حدث بحدیث عن رسول اللہ صلعم قال ھذا و نحوہ او شبھہ	آنحضرت نے یہہ فرمایا اسکی مثل یا متشابہ یا ہم شکل کچہہ اور

ابن مسعود صحابی سے نقل ہے کہ جب وہ آنحضرت سے حدیث نقل کرتے

ان ابن مسعود اذا حدث عن رسول اللہ صلعم فی الایام	اونکا چہرہ خوف کی ہیبتی سے متغیر

*مشکوۃ کے شروع مین کہا ہے کہ مینے مصابیح کی احادیث کو اسطرح نقل کیا ہے جیسے کہ ائمہ محدثین بخاری مسلم وغیرہ نے اپنی کتابون مین روایت کیا ہے پہر کہا ہے کہ اگر تو میری کتاب کی حدیث اور مصابیح کی حدیث مین کچہہ اختلاف دیکہے تو یہہ طرق حدیث کے تعدد سے ہے اور اِسکو تو بہت ہی کم پاویگا (وقلیلا ما تجد)

بقیہ مضمون نمبر ۴

(ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین)

لایق توجہ گورنمنٹ

مطالب کو غور سے دیکھین گے تو ڈاکٹر صاحب کی یہہ بہی غلطی ظاہر ہوجاوے گی صاحب موصوف نے اول صراط المستقیم کا ذکر کیا ہے (یہہ وہ کتاب ہے جسکو ۱۲۳۳ ہجری مطابق ۱۸۱۸ء مین مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی نے تصنیف کیا تہا) اِس کتاب مین صرف ایک مقام پر جہاد کا ذکر ہے پس صاحب موصوف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۶ مین جو کچھہ اِسکے متعلق لکہا اور ترجمہ کیا ہے وہ بالکل صحیح نہین ہے صحیح یہہ ہے جیسا ہم لکہتے ہین -

باید دانست کہ جہاد امریست کثیر الفواید عمیم المنافع کہ منفعت آن بوجوہ متعددہ بجمہور انام میرسد مشابہ باران چون منفعتش نبات وحیوان وانسان را احاطہ کردہ ومنافع این امر عظیم دو قسم است منفعت عامہ کہ مومنین مطیعین وکفار متمردین وفساق ومنافقین بلکہ جن وانس وحیوان ونبات دران اشتراک میدارند ومنافع مخصوصہ بجماعات خاصہ یعنی بعضے اشخاص را منفعتے حاصل میشود وبعضے دیگر را منفعتے دیگر اما منفعت عامہ پس بیانش آنکہ چنانکہ بہ تجربہ صحیح ثابت شدہ کہ بسبب عدالت حکام ودیانت اہل معاملات وسخاوت ارباب اموال ونیک نیتی جمہور انام برکات سماویہ مثل نزول باران بروقت وکثرت نبات واتفاق مکاسب ومعاملات ودفع بلایا وآفات

دنموا موال وظہور ارباب ہنر کمال بیش از بیش متحقق میگردد وہمچنین مثل آن بلکہ صد چندازان بسبب شوکت دین حق وعروج سلاطین متدینین وظہور حکومت ایشان درا قطار واکناف زمین وقوت عساکر ملت حق وانتشار احکام شرع در قرے وامصار بظہور میرسد چنانچہ حال ہندوستان با حال روم وتوران در نزول برکات سماویہ باید سنجید بلکہ حال ہندوستان را درین جزو زمان کہ ۱۲۳۳ھ یکہزار ودوصد وسی سوم ہست کہ اکثر ش درین ایام دار الحرب گردیدہ وبحال ہمین ولایت کہ پیش ازین دو صد یا سہ صد سال بودہ در نزول برکات سماویہ وظہور اولیاے عظام وعلماے کرام قیاس باید کرد ''

علاوہ اسبات کے ڈاکٹر صاحب نے اِس عبارت کا ترجمہ غلط کیا ہے اِس جملہ کو بہی ترک کردیا ہے ''وو بتجربہ صحیح ''، جو تمام عبارت کی بنیاد ہے بلاشبہ مولوی اسمعیل صاحب نے اپنی کتاب کے اس فقرہ مین عام طور پر جہاد کا ذکر ضرور کیا ہے مگر اس جہاد کا ذکر ہے جسکا وجوب یا جواز بہت سی شرطون کے ساتہہ مشروط ہے کچہہ مولوی اسمعیل صاحب نے سکہون یا ہندؤن یا انگریزون کا ذکر نہین کیا پس اُن کی ایسی کتاب مین سے جو فقہ کی اورکتابون کی مانند جہاد کی فصل پر بہی مشتمل ہے ڈاکٹر صاحب کا اس خاص فقرہ کو نقل کرنا اور اس پر یہہ رای دینا کہ یہہ انگریزون کی نسبت ہے ہرگز ڈاکٹر صاحب کے شایان حال نہین ہے جہان مولوی اسمعیل صاحب نے حکام کے انصاف اور اہل معاملات کی دیانت اور مالداروں کی سخاوت کا ذکر کیا ہے وہان مولوی اسمعیل صاحب نے خاص مسلمان حاکمون کا انصاف وغیرہ مراد نہین لیا بلکہ علے العموم اِسکا یہہ مطلب ہے کہ جو لوگ خواہ وہ کسی مذہب کے ہون اِن صفات کے ساتہہ موصوف ہونگے وہ خدا کی فضل وکرم کے مستحق ہونگے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اسبات پر بہی گرفت کی ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب نے اپنی کتاب مین ہندوستان کی اس حالت سے جو سولہوین اور

سترہوین صدی مین تہی اور اس حالت سے جو انیسوین صدی مین ہے باہم مقابلہ کیا ہے جس سے گورنمنٹ انگریز کے عہد کی برائی ثابت ہوتی ہے مگر مقام تعجب کا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی اس رائے کے ظاہر کرتے وقت اسبات کا خیال نکیا کہ اٹہارہوین صدی کے وسط زمانہ تک تو ہندوستان مین مسلمانونکی ہی حکومت رہی ہتی اور مولوی اسمعیل صاحب نے اپنے اس بیان مین اس عہد کو بہی ۱۸۱۸ع کی مانند برا بیان کیا ہے پس اگر مولوی اسمعیل کے بیان کی نسبت یہہ گرفت صحیح خیال کیجاوے تو یہہ بات سمجہہ مین نہین آتی کہ اگر مولوی اسمعیل صاحب اٹہاروین صدی کے وسط مین ہوتے تو وہ خود اپنے ہی گورنمنٹ کے حق مین جہاد کا وعظ کہنا کیسے جایز سمجہتے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے لفظ دار الحرب کے ترجمہ کی صحت کا بہی خیال نہین فرمایا کیونکہ انہون نے اسکا ترجمہ دشمن کا گہر لکہا ہے اسلئے کہ اس صورت مین انہین کے دلایل کے بموجب وہ تمام مسلمانون کو بغاوت سے باز رکہتا ہے

جو مضمون اس عالم ڈاکٹر نے انگلشمین مطبوعہ ۱۶ می ۱۸۷۱ع مین چہپوایا ہے اسکا بہی خلاصہ ذیل مین لکہا جاتا ہے۔ ہم یہہ بات ثابت کر چکے ہین کہ مسلمانون کی تمام معتبر کتابون کے بموجب ہندوستان دار الاسلام نہین ہا بلکہ اب دار الحرب ہوگیا ہے پس جو مسلمان رعایا اب زیادہ پر جوش ہے خود اسکی حق مین بلکہ نیز ہماری حق مین بہی یہہ بات کچہہ خفیف نہین ہے کہ ہندوستان اب دار الحرب ہوگیا ہے اور اس صورت مین ان پر ہم سے بغاوت کرنا اور اس کو پہر دار الاسلام بنانا فرض نہین ہے مگر ہم اپنے پہلے مضامین مین یہہ بات ثابت کر چکے ہین کہ ہندوستان اب دشمن کا ملک ہے اس سبب سے اس زمانہ کے مسلمانون کو اپنی کتابون کے بموجب فرض ہے کہ وہ ساکت رہین کیونکہ اس کی جواب دہی اُن کے ذمہ نہین ہے بلکہ اسمین خدا کی مشیت غالب ہے اور بغاوت کرنے سے جن خطرات کا احتمال اُن کے مذہب کی نسبت ہے وہ احتمال اسبات پر انکو مجبور کرتا ہے کہ وہ جہاد کو ناجایز سمجہین ؛

صراط المستقیم اُن چودہ کتابون مین سے پہلی کتاب ہے جنکی نسبت ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۶۲ مین یہہ تحریر فرمایا ہے کہ ”جن کتابو نکے وہابی لوگ زیادہ معتقد ہین انکے نام سننے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان مین بغاوت اور فساد کا ذکر ہے“ مگر مین اپنے پہلے مضمون مین یہہ بات بخوبی ثابت کرچکا ہون کہ اس کتاب کو گورنمنٹ انگریزی پر جہاد کرنے سے کچھہ تعلق نہین ہے ایک اور مقام پر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۶۵ و ۶۶ مین پیشین گوئیون کی **ایک نظم رسالہ کا** ذکر کیا ہے مگر میری دانست مین جو مطلب اسکا ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بیان کیا ہے وہ محض غلط ہے اس لئے کہ وہ رسالہ اور مثنوی جسکو مولوی کرم علی ساکن کانپور نے تصنیف کیا تہا سنہ ۱۸۲۴ء اور سنہ ۱۸۳۱ء کے درمیان اسوقت تصنیف ہوئی تہی جو سید احمد صاحب سکہون پر جہاد کر رہے تہے پس ایسی کتابون اور ایسے رسالون کے ذکر کرنے سے بجز اسکے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کی رونق تصور کی ہے اور کچھہ فایدہ نہین ہے اور جن دلایل سے اُنہون نے اس امر کا ثبوت چاہا ہے کہ ملکہ معظمہ پر جہاد کرنا مسلمانون کا فرض ہے ان دلایل کو ان رسالون اور قصیدون کے ذکر سے کچھہ بہی تقویت نہین ہوتی جب ان رسالون کے معنے کو غور سے دیکہا جاتا ہے تو کوئی بات ان مین ایسی نہین معلوم ہوتی جسکی نسبت یہہ گمان ہوسکے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے لوگون کو باغی بنانے کے لئے لکہے گئے تہے اور اگر اس مضمون کے دیکہنے والے اس بات کا خیال کرین کہ یہہ رسالے کس زمانہ مین تصنیف ہوئے تہے تو انکو خود ہی معلوم ہوجاویگا کہ اُنمین دراصل کن لوگون سے خطاب ہے اور اس سبب سے مین ڈاکٹر صاحب کے اس فقرہ کی صحت و عدم صحت کا تصفیہ ناظرین حق پسند کی منصفانہ رای پر چہوڑتا ہون کہ

”جیسی اُنہون نے نظم و نثر مین انگریزون پر جہاد کرنے کے باب مین اس کثرت سے کتابین

تصنیف کی ہین کہ اگر ان سبکا نہایت مختصر خلاصہ کیا جاوے تو بہی ایک بڑی حجم کی کتاب تصنیف ہو"

تیسری کتاب شرح وقایہ عربی ہے جسکو مین اور تمام ہندوستان کے مسلمان جانتے ہین اور جسکو تصنیف ہوئے بہی کئی سو برس کا عرصہ ہوچکا ہے کہ یہہ کتاب حنفیون کی فروعات مین ہے اور قطع نظر اس سے کہ وہ وہابیون کے نزدیک معتبر ہے یا غیر معتبر یہہ بات ظاہر ہے کہ وہ ہندوستان مین اِس فرقہ کے پیدا ہونے سے بہت پہلے موجود 11
تہی اور اس مین جہاد کی بابت صاف یہہ لکہا ہے کہ وہ سچے مسلمانون پر اسوقت فرض ہے جبکہ کفار مسلمانون کو ایذا پہونچاوین چنانچہ اِس بات کو خود ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بہی اپنی کتاب کے صفحہ ۶۶ مین صراحتًا تسلیم کیا ہے۔

چوتھی کتاب شاہ نعمت اللہ ولی کشمیری کا (جنہونے ۸۲۸ ہجری مطابق ۱۴۱۹ء مین وفات پائی) ایک پرانا قصیدہ ہے جس مین اُنہون نے بطور پیشین گوئی یہہ لکہا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کو ایک وقت مین زوال ہوگا اور اسی قسم کی اِس مین اور چند پیشین گوئیان ہین جنکا ذکر ڈاکٹر صاحب نے صفحہ ۶۳ مین کیا ہے مگر تعجب کی بات ہے کہ جس مقام پر پہلے ڈاکٹر صاحب نے وہابیون کی عقاید کا حال بیان کیا تہا وہان اُنہون نے یہہ بہی لکہا تہا کہ وہابی لوگ اولیا اللہ کی کرامت کے قایل نہین ہین پہر کیونکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب کا یہہ بیان صحیح ہوسکتا ہے کہ وہابی لوگ اولیا اللہ کی آثار غیب دانی کے معتقد ہین نہہ تو ایسی بات ہی کہ جو لوگ وہابیت کی خلاف قبر پرستی کرتے ہین وہ بہی اس کے قایل نہین ہین اِس لئے کہ اِس قسم کی باتین تو اکثر نجومی و رمال وجفار لوگ بیان کیا کرتے ہین اگر خدا کے نیک بندے کوئی ایسی پیشین گوئی کرتے بہی ہین تو اُنکے نیت مین فساد نہین ہوتا چنانچہ دیکہو کثر عیسائی پادری بہی دنیا کے انجام کی نسبت اپنی رائے ظاہر کیا کرتے ہین اور سلطنت روم و فرانس وغیرہ

وغیرہ کے زوال کی بابت پیشین گوئیان کرتے ہین اور اپنی پیشین گوئیون کو سنیٹ جان کے الہام پر مبنی سمجھتے ہین چنانچہ جو لوگ تھوڑی سی بھی عقل و فہم رکھتے ہین وہ بھی ایسی پیشگوئیونکو کسی حالت مین قابل اعتماد نہین سمجھتے اور خاص وہابیون کا تو یہہ عقیدہ ہے کہ پیشین گوئی ہرگز قابل اعتبار نہین ہوتی کیونکہ علم غیب کا ثبوت بشر کے واسطے تو کیا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے بھی نہین ہے چنانچہ خود قران پاک مین خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ يعنی کہدو تم ای محمد رسول اللہ لوگونکو کہ مجھکو خود اپنی ذات کی نفع اور نقصان کا بھی کچھہ اختیار نہین ہی بلکہ جو خدا چاہی وہی ہوتا ہی اور مین کوئی غیب کی بات نہین جانتا اور اگر مین علم غیب رکہتا تو بہت سی بھلائی کی باتین جمع کرلیتا اور اپنے اوپر کوئی برائی نہ آنے دیتا مین کوئی غیبدان یا فرشتہ یا برائی بھلائی کا مالک نہین ہون بلکہ مین تو صرف مومنون کی بشارت دینے والا اور عقبی کی خرابی سے ڈرانیوالا ایک آدمی ہون ؎

؎ عام اہل اسلام انبیاء کی پیشین گوئیون کے قایل ہین - اور اس آیتہ کے وہ یہہ معنی کرتے ہین کہ آنحضرت اپنے ذاتی علم سے غیب نہ جانتے تھے اور اوسمین وہ خود مختار نہ تھے کہ جس مخفی اور آیندہ کی بات کو وہ چاہین جان لین - اور وہ یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ خداوند تعالی جب چاہتا ہی تو وہ اونکو علم غیب پر مطلع کرتا ہے اسپر بہت سے آیات سے استدلال کرتے ہین - از انجملہ یہ آیہ ولا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول - یعنی وہ اپنے اس علم پر جو لوگون سے غیب ہے کسیکو بطور وحی و یقین مطلع نہین کرتا - مگر جسکو اپنے رسولون سے پسند کرتے - اہل اسلام اس اعتقاد کے ساتہہ ان پیشین گوئیون پر یقین نہین رکہتے جو نبی کے سواے اور لوگون سے مروی ہے جیسے یہہ پیشین گوئی نعمت اللہ کاشمیری کی ہے

پانچوین کتاب قیصر روم ہے اِسکو بہی وہابیون کے اعتقاد سے کچہہ علاقہ نہین ہے کیونکہ یہہ ایک تاریخ کی کتاب ہی جسکو گورنمنٹ روم کے ایک ملازم ابراہیم افندی نے عربی زبان مین لکہا تہا پہر اسکا خلاصہ بزبان فارسی ۱۲۱۱ سنہ ہجری مطابق ۱۷۹۷ سنہ کو کانپور مین چہپایا چنانچہ منجملہ اور باتون کے اس کتاب مین اُن لڑائیونکا بہی ذکر ہے کہ سلطان محمود اول کے عہد مین وہابیون اور ترکون کی باہم لڑائی ہوئی تہی ۔

چہٹی کتاب آثار محشر ہے جسکو مولوی محمد علی صاحب نے تصنیف کیا تہا ڈاکٹر ہنٹر صاحب اسکی نسبت تحریر فرماتے ہین کہ "اس کتاب مین پیشین گوئی کی گئی ہے کہ پنجاب کی سرحد پر خیبر کی پہاڑیون مین ایک ایسی لڑائی ہوگی کہ ابتداء انگریز مسلمانون کو مغلوب کرینگے اور مسلمان مغلوب ہوکر اپنے امام موعود کی تلاش کرینگے بعد اسکے ایک اور لڑائی ہوگی جو چار روز تک رہیگی اور اس لڑائی مین مسلمان فتحیاب ہونگے اور انگریزون کو ایسی شکست فاش ہوگی کہ اِسکے سبب سے انگریزون کے دماغون مین سے اپنی حکومت کا خیال جاتا رہیگا اُسکے بعد امام مہدی صاحب علیہ السلام ظاہر ہونگے اور جو مسلمان اسوقت ہندستان مین حاکم ہونگے وہ امام صاحب سے ملنے کے لئے مکہ معظمہ کو جاوینگے اور یہہ واقعات بعد اس کسوف وخسوف کے واقع ہونگے جو ماہ رمضان مین واقع ہوگی مگر مین حیران ہون کہ ڈاکٹر صاحب نے یہہ بات کہانسے نکالی ہے میری ذہن مین تو بجز اسکے اور کچہہ نہین آتا کہ یا تو ڈاکٹر صاحب اپنے اس بیان سے اپنی کتاب کے پڑہنے والون کو دہوکہ دیا چاہتے ہین یا وہ نہایت درجہ کے ناواقف ہین کیونکہ انکے ذمہ ان دونون الزامون سے ایک ضرور عاید ہوتا ہے حالانکہ میرے علم ویقین مین یہہ دونون باتون ڈاکٹر صاحب کے شان سے بعید معلوم ہوتی ہین اب مین اپنے ناظرین مضمون کے واسطے آثار محشر کا خلاصہ مطلب ذیل مین درج کرتا ہون اور اسبات سے اونکو متنبہ کرتا ہون کہ ایسی ہی خیبر کی پہاڑیان جن کے سبب سے دہوکہ دہی یا ناواقفیت کا الزام ڈاکٹر صاحب

پر عاید ہوتا ہے حوالی مدینہ منورہ مین بہی واقع ہین اور وہ بہی خیبر کی پہاڑیان مشہور
ہین خلاصہ مذکور یہہ ہے " قیامت کے قریب سلطان روم اور ایک عیسائی بادشاہ مین
لڑائی ہوگی اس لڑائی مین سلطان روم کو دو عیسائی بادشاہ مدد دینگے (جسطرح کریمیا کی لڑائی
مین سلطان روم کو مدد دی گئی تہی) چنانچہ وہ لڑائی شام کے میدانون مین ایک عرصہ
تک ہوتی رہیگی اور اثناء جنگ مین کبہی کسیکو اور کبہی کسیکو فتحیابی ہوگی مگر انجام کار عیسائی
بادشاہون کی معاونت سے سلطان روم کو فتح نصیب ہوگی اسکے بعد سلطان روم اور
ان عیسائی بادشاہون مین اِسبات پر تنازع ہوگا کہ یہہ فتح مُجہکو ہوئی ہے اور وہ
کہینگے کہ نہین یہہ فتح ہمکو ہوئی ہے اور انجام اِس نزاع کا یہہ ہوگا کہ یہہ دونو عیسائی بادشاہ
جو سلطان روم کے رفیق ہینگے اُس بادشاہ کے موافق ہوکر جو سلطان روم کا مخالف ہوگا
پہر سلطان روم کو شکست دینگے اور سلطنت روم پر قبضہ کرکے اپنی حکومت خیبر کے ان
پہاڑیون تک پہیلا ئینگے جو مدینہ منورہ کے قریب واقع ہین پس جب یہان تک نوبت
پہونچیگی تو مسلمان یہہ سمجہکر امام مہدی علیہ السّلام کو تلاش کرینگے کہ اب اُنکے ظہور کا زمانہ
آگیا ہے اور امام مہدی علیہ السّلام اس زمانہ مین مدینہ منورہ مین ہونگے بعد چند سے
وہان سے مکہ کو تشریف لیجاوینگے اور مکہ مین تمام مسلمان اُن کے پاس جمع ہوجاوینگے
اور چند روز بعد ایک خراسانی امیر ایک جم غفیر کے ساتہہ امام مہدی علیہ السّلام کے پاس آویگا
امام مہدی اوسکی مدد سے عیسائیون کو شکست دینگے اور مسلمانون کی حکومت تمام دنیا مین
قایم کرینگے اسی عرصہ مین دجال نابکار پیدا ہوگا اور مسجد دمشق مین اس دجال کے ہلاک کرنے
کے واسطے حضرت عیسےٰ علیہ السّلام آسمان سے نزول فرماوینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام
اور حضرت امام مہدی علیہ السلام ملکر دجال کو ہلاک فرماوینگے اِسکے بعد چند اور ایسے ہی
امور ظہور مین آوینگے اور پہر ہنگامہ قیامت برپا ہوگا " پس خیبر کی پہاڑیون کا تو یہہ
حال ہے جو مینے بیان کیا اور اِس کتاب کی نسبت میری رای یہہ ہے کہ اِسکے اکثر مضامین

مسلمانون کے اعتقاد مین ایک روایت کا حکم رکھتے ہین - اور بڑے بڑے علماء و فضلاء بہی اسکو کچھہ قطعی حکم نہین سمجھتے اور میرا عقیدہ بہی اسکی نسبت ایسا ہی ہے

جن چودہ کتابون کا ذکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنے کتاب مین کیا ہے ایمن سے - ساتوین کتاب تقویۃ الایمان ہی چنانچہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ رایل ایشیاٹک سوسیٹی کے رسالہ (جلد ۱۳ ۱۸۵۲ء) مین چہپا تہا مگر اس کتاب کو وہابیت یا جہاد سے کچھہ تعلق نہین ہے اور اس امر کی تصدیق اسکی انگریزی ترجمہ کو پڑہکر ہر ایک انگریز کر سکتا ہے -

آٹہوین کتاب ایک تذکرہ ہے مگر مینے نہ اس کتاب کا نام سنا اور نہ مجھکو یہہ معلوم ہوا کہ اس نام کی کوئی کتاب مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی نے تصنیف کی ہتی البتہ اسکے نام سے یہہ بات سمجھہ مین آتی ہے کہ اسمین کچھہ نصیحت آمیز باتین لکہی ہونگی

نوین کتاب نصیحت المسلمین ہے اور اس مین پانچ باب ہین پہلے باب مین توبت پرستی کا حال لکہا ہے دوسری باب مین اس فعل کی مذمت لکہی ہے تیسرے باب مین یہہ لکہا ہے کہ کسی مخلوق کو مثل خدا کی سمجہنا بت پرستی مین داخل ہے چوتھے باب مین مشرک مسلمانون کی شرک آمیز طریقون کا ذکر ہے پانچوین باب مین اس عقیدے کا ذکر ہے جسکو بت پرست عاقبت مین سچے ہونگے مگر اس تمام کتاب مین میری نظر سے ایک فقرہ بہی ایسا نہین گذرا جس سے یہہ بات ترشح ہوتی ہو کہ اسمین گورنمنٹ پر جہاد کرنیکی ترغیب ہے -

دسوین کتاب ہدایت المومنین ہے اس نام کی جس کتاب کو مین جانتا ہون وہ صرف تعدیہ داری کے ذکر مین ہے

گیارہوین کتاب عربی زبان کی تنویر العینین ہے جو کسی زمانہ مین معہ اردو ترجمہ کے کلکتہ مین چہپی ہتی اس کتاب مین جہاد کا کہین نام ونشان بہی نہین ہے بلکہ اسمین صرف اس امر کا بیان ہے کہ مسلمانون کو نماز مین رفع یدین کا کرنا چاہیئے چنانچہ پورا نام اس کتاب کا تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین ہے اور اسکے معنے یہہ ہین دو نون

آنکہون کی رفع یدین کے ثبوت مین" لیکن بڑا لتعجب یہہ ہے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اِس کتاب کو جہاد سے کیون منسوب کیا ہے
بارہوین کتاب ہے جسکو شاہ سید احمد اور مولوی محمد اسمعیل کے پیدا ہونے سے بہت پہلے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مولوی محمد اسمعیل صاحب کے دادا نے (جنہون نے ۱۱۷۶ ہجری مطابق ۱۷۶۲ء مین وفات پائی) تصنیف کیا تہا احکام تقلید اور اجتہاد مین ہے اس کتاب مین بہی کہین جہاد کا ذکر نہین ہے بلکہ اسمین صرف اسبات کا ذکر ہے کہ آیا انسان کو اپنے دینیات مین اپنی رای اور اجتہاد سے کام لینا چاہیئے یا پہلے لوگون کی تقلید کرنی چاہیئے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس عالم ڈاکٹر نے لفظ اجتہاد اور جہاد کو ایک معنی مین سمجہا ہے جسکے سبب سے انکو یہہ غلطی ہوئی ہے -
تیرہوین کتاب تنبیہ الغافلین ہے یہہ ایک چہوٹا سا رسالہ ہے اردو کا جسکو شاہ سید احمد صاحب نے اپنے پیرون اور مسلمانون کی ہدایت کیواسطے لکہا تہا اس کتاب کے دیباچہ مین دنیا کی بے ثباتی کا ذکر ہے اور اس بات کی ہدایت ہے کہ دنیا ایک محض ناپایدار شی ہے اوسکا لالچ ہرگز نہ کرنا چاہیئے اور باقی کتاب مین یہہ لکہا ہے کہ مسلمانون پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ کسی مخلوق کو معبود نہ سمجہین مگر اسمین جہاد سے کچہہ بحث نہین ہے -
چودہوین کتاب اربعین ہے مگر یہہ اربعین ایک ایسی کتاب ہے کہ اُسکی مثل ہم اور بہت سی کتابین دیکہتے ہین کیونکہ وہ صرف اون چالیس حدیثون کا نام ہے جو آنحضرت کی کلام مین سے منتخب کئے گئے ہین پس آجتک ہمنے کوئی چہل حدیث ایسی نہین دیکہی جسکو کسی وہابی مولوی نے تالیف کیا ہُو اور اُسمین جہاد کی ترغیب ہُو- اب مین وہابیون کی اوس تحریر کا ذکر کرتا ہُون جو ہندوستان کے مسلمانون کی ہجرت کے باب مین ہے اور جسکا تذکرہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کے صفحہ ۷ مین موجود ہے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اوس تحریر کے اول حصہ کو کلکتہ ریویو کے صفحہ ۳۹۲ سے لیا ہے اور دوسرے حصہ کو جامع التفاسیر سے

(اور کلکتہ ریویو کی صفحہ ۳۹۱ مین وہ دوسرا حصہ بہی موجود ہی مگر اوس اول حصہ مین جو فقرہ صاحب راقم کلکتہ ریویو نے سب سے پہلے لکہا ہے ہمکو اوسکی سند معلوم نہین ہوتی کہ وہ کس کتاب سے لکہا ہے وعلی ہذا القیاس جو حصہ جامع التفاسیر سے نقل ہوا ہے وہ بہی تصرف سے خالی نہین معلوم ہوتا کیونکہ جو ترجمہ مصنف جامع التفاسیر نے قرآن کی اس آیۃ کا کیا ہے قل یعبادی الذین امنوا اتقوا ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب وہ تو صرف یہہ ہے (کہ دو تم اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندون سے کہ اے بندو ڈرو تم اپنے رب سے اور جان لو تم اس بات کو کہ جو لوگ دنیا مین نیکوکار رہین اُن کے لئے عقبی مین بہی عیش ہین اور خدا کی زمین بہت وسیع ہی جو لوگ تکلیف و اذیت پر صبر کرتے ہین انکو خدا تعالی پورا اجر دیتا ہے) اور اس ترجمہ مین صاحب جامع التفاسیر نے اور مفسرین کی راے سے اتفاق کرکے اس فقرہ کی شان نزول مین کہ "خدا کی زمین وسیع ہے" یہہ لکہا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرؤن یعنی مسلمانون کو ابتداء اسلام مین اہل مکہ سے اذیت پہنچی تو آنحضرت نے اُن مسلمانون سے یہہ ارشاد فرمایا کہ تم والی حبش کی حکومت مین چلے جاؤ حالانکہ اس زمانہ مین حبش کا حاکم ایک عیسائی تہا چنانچہ خدا کے اس کلام مین آنحضرت کے لئے اس حکم کیطرف اشارہ ہے۔

اسکے بعد ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب مین وہابیون کی تحریر مذکور سے ایک اور فقرہ کا ترجمہ درج ہے مگر ڈاکٹر صاحب نے جو اس فقرہ مین گلا گھوٹنے کا ذکر کیا ہے وہ صحیح نہین ہے صحیح ترجمہ اسکا صرف یہہ ہے کہ اگر ہم سچی بات کہین تو وہابیت کے مخالف مسلمان بھی ہماری زبان پکڑین گے۔ علاوہ ازین اسکے مصنف نے خدا سے یہہ دعا مانگی ہے کہ جیسے میرے اوستاد حضرت مولوی اسحاق صاحب کو مکہ معظمہ کی مٹی نصیب ہوئی ہے اسیطرح مجہکو بہی مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی خاک نصیب ہو۔ پس جو شخص اس مضمون کو پڑہیگا

اسکو یہہ بات ضرور معلوم ہوگی کہ اپنے مذہب کا پکا اور اپنے دین کا متدین آدمی ہمیشہ ایسی ہی آرزو مین کیا کرتا ہے اور حتی الامکان اورون کو بہی اسکی ہدایت کرتا رہتا ہے

اب ہم راقم **کلکتہ** ریویو کے اس فقرہ کو بہی نقل کرتے ہین جسکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے کسی مصلحت سے چہوڑ دیا ہے وہ فقرہ یہہ ہے کہ ہجرت کا مسئلہ کچہہ خاص اسلام ہی سے متعلق نہین ہے بلکہ عیسائی مذہب مین بہی اسکا وجود ہے چنانچہ مسلمانون مین مشتاقان زیارت کا اور عیسوی مذہب مین رومن کیتہلک کے پیرؤن کا اور اُن لوگون کا جو یروشلیم مین مرنیکو ثواب کی بات جانتے تہے ایک ساہی مطلب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ سب لوگ اسبات کو دل سے خواہان ہوتے ہین کہ ہماری زندگی کے آخری ایام کسی ایسے بزرگ اور مقدس جگہہ مین بسر ہون جہان ہم عصیان کارسے محفوظ رہین - پس اگر ہندوستان سے ہجرت کرنیکے مسئلہ کی کچہہ اصل ہوتی تو جن مسلمانون کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے مفسدہ پرداز اور گورنمنٹ کے حق مین ایک خطرناک چیز بیان کیا ہے وہ یہان کیون ٹہرتے - سیدہے مکہ ہی کو چلے جاتے -

ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۷۱ و ۷۵ مین وہابی مسلمانون کے جن چار فرقون کا ذکر کیا ہے اب ہم اُن مین تیسرے فرقہ یعنی مولویون کا ذکر کرتے ہین اور ڈاکٹر صاحب کے دو فقرون کو بہی اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ ناظرین مضمون انکو پڑہکر ذرا ڈاکٹر صاحب کی رای کی وقعت کا اندازہ کرین وہ فقرے یہہ ہین "مین نہایت افسوس کرونگا اگر کوئی شخص یہہ خیال کریگا کہ مینے لفظ وہابی کو مفسد کے معنی مین لکہا ہے" + ہندوستان مین حکومت انگریزی کی گویا یہہ بدنصیبی ہے کہ اگر مسلمانون کی تہذیب کا ارادہ کیا جاوے تو یہان کے مسلمان کافر محمدون کے دشمن بن جاوینگے اور جہان کہین مسلمان اپنے مذہبی فرایض کو ازسر نو تازہ کرنا چاہتے ہین وہان کے حکام سے ضرور بغاوت

+ یہہ فقرہ آیندہ پہلے فقرے سے علیحدہ دوسری جگہہ لکہا ہے -

کرتے ہین"۔ مگر کیسی افسوس کی بات ہے کہ ابہی وہ یہہ کہہ چکے ہین کہ وہابیت سے مفسدہ پردازی میری مراد نہین ہے۔ اور ابہی وہ یہہ کہتے ہین کہ مسلمانون کو بغاوت لازم ہے اس لحاظ سے وہ صرف پانچ صفحون مین بہی اپنی رائے کو ایک طرح پہ قایم نہین رکہہ سکے اور سب سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تحریر مین مذہب اسلام کو مورد الزام بنایا ہے جسکو میرے ثبوت نے بالکل باطل کر دیا ہے مگر صاحب موصوف کی طبیعت مین وہابیون کی سازش اور جہاد کا خیال ایسا سمایا ہوا ہے کہ علی العموم جو بات مذہب اسلام کی ہوتی ہے وہ اسکو لوٹ پہیر کر اپنے ہی کلام و مطلب کا موید بنا لیتے ہین اور گو میری یہہ رائے ہے کہ جس مسئلہ کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اس پچہلے فقرہ مین بیان کیا ہے ہمکو کسیطرح وہابیت سے علاقہ نہین ہے لیکن تاہم مین اس بات کو بلاشبہ تسلیم کرتا ہون کہ بعض وہابی+ ایسے متعصب ہوتے ہین کہ وہ صرف کافرون ہی کو نہین بلکہ اُن مسلمانون کو بہی

+ ایسے لوگون کو ہم ہی برا جانتے ہین اور اُن کی تنبیہ و تہدید کے لئے انکو وہابی یا نجدی کہا کرتے ہین باوجودیکہ اس لفظ کے استعمال کو سچے متبعین اور اہلحدیث کے حق مین دشنام و توہین سمجہتے ہین۔ ایسے لوگون کی برائی اور اہل قبلہ کی باہمی تکفیر کی ممانعت ہم اشاعۃ السنہ کے متعدد پرچون مین بیان کر چکے ہین (دیکہو نمبر ۲ جلد ۴ (جو غلطی کاتب سے جلد ۶ لکہی گئی ہے) صفحہ ۲۳۸ اور نمبر ۲ جلد ۴ (بشرح بالا) صفحہ ۲۶۱ – اور نمبر ۱۱ جلد ۴ صفحہ ۳۴۶ جسمین اس مضمون (کفر و کافر) کا خلاصہ و نتیجہ مرقوم ہے جو بالاستقلال اسی باب مین لکہا گیا ہے۔ ایسے لوگون کے افعال و اقوال (بقول آنریبل سید احمد خان) ذاتی ہین جو صرف انکی ذات و دل و دماغ سے علاقہ رکہتی ہین (جیسے مکلین نامی کا وہ فعل جو اس سے ملکہ معظمہ قیصر ہند و انگلنڈ کے حق مین سرزد ہوا باوجودیکہ وہ ایک عیسائی مذہب تہا) وہ کچہ اصول مذہب اہلحدیث نہین۔ ایسا ہوتا تو کوئی پکا اہلحدیث انسے خالی نہ ہوتا حالانکہ بالاتفاق اس گروہ مین ایسے لوگ بہی ہین جو پکے اہلحدیث کہلاتے ہین پہر وہ اپنے برادران اسلام اور حکام اور گورنمنٹ

ذلیل و حقیر سمجھتے ہین جو اُن کے عقیدہ کے خلاف عقیدہ رکہتے ہین اور خود وہ اہلسنت وجماعت مسلمان بہی جو وہابی نہین ہین وہابیون کے نزدیک بُرے خیال کئے جاتے ہین۔ حالانکہ وہابی خود بہی اہلسنت کہلاتے ہین چنانچہ متعصب وہابی ایسے لوگون سے ملنے جلنے یا اُن سے محبت رکہنے اور اُن کے رنج و راحت مین شریک ہونے بلکہ اُن کے ساتہہ نماز پڑہنے تک کو بُرا جانتے ہین لیکن درحقیقت ایسے متعصب وہابی منافق لوگ ہین اور انکی رائین صراحتہً غلطی پر مبنی ہین اور اُن کے ایسے قول و فعل خاص اُنکے ہی ذات سے علاقہ رکہتے ہین کچہہ وہ وہابیت کے اصول نہین ہین -

مگر ڈاکٹر صاحب کو اس بات کی خبر نہین ہے کہ جیسے بعض وہابی متعصب ہین ایسے ہی بہت سے پکے وہابی اور وہابیون کے علاوہ اور مسلمان جو وہابیت کی جانب میلان خاطر رکہتے ہین ایسے ہی ہندوستان مین موجود ہین کہ جسطرح اپنے وہابیت کے خالص عقیدہ کو خداوندتعالی کے ساتہہ پاک و صاف رکہتے ہین اسیطرح وہ اس بات کو بہی اپنی بہلائی کا باعث جانتے ہین کہ ہمارے اس خالص عقیدہ کا اثر ہمارے ہمجنسون کی نسبت بہی ایسا ہی ہو اور دُنیا مین سب لوگ خلوص و اتحاد سے رہین اور جس طرح سے وہ اپنے عقیدہ کو خدا کی رحمت کا سبب جانتے ہین اسی طرح وہ اُسکو دنیا مین بہی باہمی رحمت و محبت کا منشا خیال کرتے ہین پس میری دانست مین جو لوگ ایسے ہین اُن کے اتباع سے اور لوگون کو ضرور فایدہ ہوگا - اور جب یہہ بات ثابت ہوگی کہ اگر تہوڑے سے وہابی متعصب ہین تو بہت سے نیک نیت اور صاف دل بہی موجود ہین - پس اس صورت مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کا یہہ قول کسیطرح صحیح نہین ہو سکتا کہ علی العموم مسلمانون کے مذہب کی تہذیب اس بات کی موجب ہے کہ مسلمانون کے دل مین کافر نعمتمندون کی طرف سے بغض و عداوت پیدا کرے - مین دل سے یقین کرتا ہون اور سب کو یقین دلاتا ہون کہ مسلمانون کی مذہبی تکمیل کے اور اپنی گورنمنٹ کے ساتہہ خیرخواہی کرنیکے گویا ایک ہی معنی ہین -

صفحہ ۸۷ مین جہان ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی چوتھی جماعت کا ذکر کیا ہے وہان یہہ بہی فرمایا ہے کہ ہر ضلع مین باغیون کی ایک جماعت اس غرض سے موجود ہے کہ روپیہ اور آدمی جمع کرے اور اسکو جہاد کے صرف کے واسطے مہیا رکہے۔ چنانچہ اُن کے جس فقرہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے اُسکا ترجمہ یہہ ہے اُس نے ہر ایک گہر کے سرپرست کو یہہ حکم دیا کہ وہ ہر ایک شخص کی خوراک مین سے ایک مٹہی خدا کے نام کی بہی نکال لیا کرے مگر میری دانست مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے یہہ ایک فرضی لوگون کا ذکر کیا ہے جلسی ٹہکا آجتک دنیا مین کوئی قوم شایستہ اور ہمدرد نہین ہوئی۔ کیونکہ ہندوستانی لوگ تو مدت مدید سے استقلال مزاج اور دور اندیشی اور اتفاق اور خاموشی اور راز داری اور عوام کی طبیعتون پر حاوی ہونے کے طریقون کو بہول گئے ہین اور جبتک یہہ سب باتین کسی قوم مین نہ ہون اُسوقت تک جیسی سازش کا خیال ڈاکٹر صاحب ہندوستان کے وہابیون کی نسبت کرتے ہین ایک ہفتہ بہی قایم نہین رہ سکتے اور ہندوستان تو کیا یہہ صفتین ہین کہ یونان اور روم کے نامی ہمدرد قومون مین بہی نہین ہوئین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اس خیال کے اصل صرف اس قدر ہے کہ کسی زمانہ مین سکہون پر جہاد کرنیکے واسطے ایک اتفاق ہوا تہا اور اُس سے گورنمنٹ بہی واقف تہی مگر اسکو بغاوت سے کچہہ سروکار نہ تہا گورنمنٹ کے ساتہہ بغاوت کرنیکا تو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ہی طومار باندہا۔ مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ انگریزون کے ذی ہوش اور حق پسند قوم نے اپنی دانائی کے سبب سے اُن کی تحریر پر کچہہ التفات نہین کیا دوسرے باب کے اخیر مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اس سرکاری تحقیقاتون کا ذکر کیا ہے جو وہابیون کی سازش کے باب مین کی گئی ہین مگر مین اُن تحقیقاتون کے نتیجہ کی نسبت اس سبب سے کچہہ راے نہین دیتا کہ آیندہ خود وہ زمانہ ہی آجاویگا جسمین ان تحقیقاتون کی حقیقت کہلجاویگی مجہہ کو اس وقت اسکی نسبت کچہہ کہنے کی ضرورت نہین ؏ نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا

اس بیان یا برہان مین انرایبل سید احمد خان صاحب نے عمدہ اور صاف طور پر یہہ ثابت

کردیا ہے کہ اہلحدیث (یا یون کہو کہ وہابیون) کی کسی تصنیف و تحریر مین گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد یا بغاوت کی ترغیب پائی نہین جاتی -

جن چودہ کتابون مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ترغیب جہاد و بغاوت کے موجود ہونے کا دعوی کیا ہے اُن مین سے صرف چھہ کتابین اہلحدیث کی تصنیف ہین - صراط مستقیم تقویۃ الایمان - نصیحۃ المسلمین - تنویر العینین - تنبیہ الغافلین - اربعین -

سو منجملہ ان کے آخیر پانچ مین تو جہاد کا نام و نشان ہی نہین صرف اول مین جہاد کا ذکر ہے مگر اسکو گورنمنٹ انگلشیہ سے کوئی تعلق نہین -

اِس سے ناظرین عموماً مخالفین کے اِس الزام کا کہ "اہلحدیث (یا وہابی) ہمیشہ تحریراً و تقریراً بغاوت گورنمنٹ کی رغبت دلاتے رہتے ہین" - اور خصوصاً آنربل ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اِس دعوی ناتمام کا کہ "وہابیون نے نظم و نثر مین انگریزون پر جہاد کے باب مین اِس کثرت سے کتابین تصنیف کی ہین کہ اگر انکا نہایت مختصر خلاصہ کیا جاوے تو ایک بڑے حجم کی کتاب تیار ہو" خوب اندازہ کر سکتے ہین کہ ان دعاوی مین کس قدر صداقت و واقفیت والنصاف کا دخل ہے -

مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے سید احمد خان کے ان جوابات کو پڑھا ہوگا تو ضرور ان جوابات کو مان لیا ہوگا اور اپنے اِس خیال سے رجوع فرمایا ہوگا - اس بحث سے ثابت ہوا کہ اہلحدیث نے کبھی تحریر و تصنیف کے ذریعہ سے بھی گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت نہین کی جبکہ ان سے کبھی عملاً و فعلاً یہہ مخالفت سرزد نہین ہوئی اور انکا چال و چلن علمی و عملی و قولی و فعلی کسیوجہ سے مخالف گورنمنٹ نہین ہے - آیندہ اسکا انصاف ناظرین پر ہے -

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر سوم — جلد پنجم

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محدثین اہل السنہ

بابت ربیع الثانی ۹۹ سنہ مطابق مارچ ۱۸۸۲ء

درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ بابت رسالہ	قیمت سالانہ بابت ضمیمہ
۱	محاصل قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	لالو عہ ۲۴	لـ
۲	"	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ اغنیا و لائبریری و سوسائٹیہا	عـہ	ـلـ
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	لـ	عمر ۸
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکہین اور رسالہ آبیشگی داخل کرین	ـے	۱۲ ابر
	للاہی قیمت	جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نرکہین مگر علمیت رکہین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاے خیر

اشتہار

ہمکو ایک ایسے لایق منشی و معلم کی ضرورت ہی جو خط لکھنے اور خط کا جواب دینے و حساب مین پوری مہارت رکہتا ہو اور تعلیم مین ایسی لیاقت کہ فارسی کی وسطی کتابین گلستان بوستان وغیرہ بخوبی پڑہا سکتا ہو اردو کا فارسی مین فارسی کا اردو مین بامحاورہ ترجمہ کرانا او اسطرح جو کلام مروج ہی بخوبی پڑہنا جانتا ہو اور بدخط بہی چہاپ رکہتا ہو۔ تنخواہ بالفعل عـہ دیجائیگی بشرط ترقی کارگذاری ترقی کیجائیگی بصورت کمی کسی صفت کی منجملہ صفات مذکورہ اسیقدر کمی ہوگی۔

المشتہر مہتمم

التماس

خریداران اشاعۃ السنہ سے جو صاحب ہمیشہ بلا طلب زر پیشگی عنایت فرمایا کرتی تہے انکو ہم صرف انکی سابق عنایت یاد دلاتے ہین اور جو مطالبہ پر بہی سے رہتے ہین انکو جگاتے ہین وہ حضرات آنکہہ کہولین ۱۲۹۸ھ بہی نصف گذر چکا ہے اور سابق کا چندہ رسالہ و ضمیمہ بہی انکو مل چکا ہے اب تک انہون نے ۱۲۹۸ھ بلکہ بعض حضرات نے ۱۲۹۷ھ کا فیصلہ نہین کیا اب وہ خواب غفلت سے بیدار ہو جاوین اور نام بنام پکارے جانیکی نوبت نہ آنے دین۔ ورنہ ہم پرچہ آیندہ مین کسی نہ کسی صورت تحریر

الملتمس مہتمم

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چہپا

اشتہار

(دفعہ دوم)

مقدمات عشرہ اثبات نبوت جنکی تمہید مین ہم ۱۲۹۶ء ہجری مطابق ۱۸۷۹ء سے لگ رہے تہے تمام ہوئے - اب ہم اصل مدعا کے اثبات کے درپے ہونا چاہتے ہین ولیکن قبل شروع بحث اپنے ناظرین (موافقین و مخالفین) کی خدمت مین یہہ التماس کرنا ضروری سمجہتے ہین کہ جن صاحبونکو ہمارے اِن مقدمات مین (ناصحاً یا مخاصمانہ) کلام ہو وہ قبل از شروع مقصود اسکو طے کرلین اثناء بحث مقصود مین کسی مقدمہ پر کسی شخص کا کسی قسم کا اعتراض نہ سنا جاویگا - بلکہ اُن مقدمات کو بطور دلایل قطعیہ مسلمہ تائید مدعا کے لئے پیش کیا جاویگا اور ہر کسیکو انکا تسلیم کرنا واجب ہوگا تمہید مقدمات صرف اسیغرض سے ہوتی ہے کہ مقدمات بطور اصول موضوعہ و علوم متعارفہ فریقین مین مسلم قرار دیجاوین اور نظریات اختلافیہ کے فیصلہ کے لئے وہ بمنزلہ ایک حکم اور دلیل کے کام آوین وہ مقدمات معروض ذیل ہین اور اُن کے دلایل و تفاصیل اشاعۃ السنہ (جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کی متعدد پرچون مین موجود ہین جنکے پاس وہ پرچے نہون وہ جس مقدمہ مین امعان نظر و کلام کرنا چاہین اسمقدمہ کا متضمن پرچہ راقم سے طلب فرمادین - یہہ اشتہار دو یا تین مرتبہ چہاپا جاویگا اس اثنا مین کسینے اِن مقدمات کی نسبت کچہہ اعتراض نہ کیا تو اِن مقدمات کو اصول مسلمہ قرار دیا جاویگا

(مقدمہ اولی) خداتعالی قیوم عالم موجود ہے (۲) خداتعالی کی حقیقت ذات و صفات کا عامہ خلایق کو علم نہین ہے (۳) ہر چیز موجود کے لئے محسوس ہونا ضروری نہین (۴) محال و مجہول الکنہ مین فرق ہے اول کے وجود کا انکار جایز بلکہ لازم - ثانی سے انکار ناجایز (۵) موجودات عالم سے جو چیز انسان کے حواس خمسہ مین نہ آوے انسان اسکو بقوت انسانی جان نہین سکتا (۶) انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسی چیزین بہی جان سکتا ہے جو حواس خمسہ مین نہ آوین (۷) انسان اپنی فطرت سے نیک و بد کرنیکا ماہور ہونا چاہتا ہے (۸) مبدء فیاض (خداوند قیوم عالم) مین بخل نہین (۹) روح بہ نسبت جسم اس عمل کا محل ہونیکے زیادہ لایق ہے (۱۰) منجملہ اسباب علم موجودات ایک خبر صادق بہی ہے -

اتفاق اہل اسلام

للہ الحمد کہ آن چیز کہ خاطر میخواست۔ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

خدا تعالی کا ہزاران ہزار شکر ہے کہ اہل اسلام کے اتفاق نے جس کے تمنّا ئے مین ہم مدت سے تہے اور سال گزشتہ سے اسکی تائید مین مصالحت آمیز اور اتفاق انگیز مضامین (مذہبی اشاعت (ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۳ مین) اشاعت مذہب اسلام (ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۲ مین) وعلی ہذا القیاس) لکہہ رہے تہے جلوہ دکہایا اور ترقی خواہان اسلام کا شجرہ آرزو و مراد پہل لایا۔

دہلی مین عاملین بالحدیث و عاملین بالفقہ دونون فریق کے علماء کا اسپر اتفاق ہوا ہے کہ فریقین کے لوگ مسایل فرعیہ خلافیہ (رفع الیدین۔ آمین بالجہر وغیرہ) کے سبب آپسمین بغض و عناد و فساد بر پا نہ کہین بلکہ بجائے اسکی محبت و اتفاق پیدا کرین ان مسایل مین ہر ایک شخص اپنے مذہب کے موافق عمل رکہے دوسرے کے فعل پر طعن و توہین عمل مین نہ لاوے ایک دوسرے کے پیچہے نماز مین اقتدا کرنے۔ ان امور کے اختلاف سے ایک دوسرے کے پیچہے نماز پڑہنے سے انکار نہ کرے۔

ایک فریق کے مساجد مین دوسرے فریق کے لوگ نماز پڑہین کوئی کسی مسجد سے نماز پڑہنے سے روکا نہ جاوے۔

یہہ اتفاق اس سخت و ناز یبا اختلاف کے بعد ہوا ہے جس پر پہلے اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۴ کے صفحہ ۱۸۶ مین افسوس ظاہر کیا تہا۔ الحمد للہ اس فساد کا دروازہ بند ہوا اور بجائے اسکے اس اتفاق معدن اصلاح و وفاق کا نشان قایم ہوا۔

طرفہ یہہ کہ یہہ مصالحت بطور معاہدہ تحریر مین آئی اور محکمہ کمشنری مین داخل ہو کر تصدیق ہوئی۔

اسمین ہم مسٹر ٹیننگ صاحب کمشنر قسمت دھلی کے بھی دل سے شکر گذار ہین جنہون نے اسمین اتفاق کی ترغیب دینے مین پرائیویٹ طور پہ سعی کی اور مسلمانون کو انکے دینی معاملہ مین پوری مدد دی -

ایسا ہی لاہور کے سرامد علماء فریقین (اہلحدیث و اہل فقہ) نے اسپر اتفاق کیا ہے اور اس باب مین فتوی تحریر کیا ہے کہ رفع یدین و آمین بالجہر مفسد نماز و مانع اقتدا نہین ہے - حنفی لوگ جنکی مذہب مین یہہ امور مسنون نہین ہین بلا تردد اُن اہلسنت عاملین بالحدیث کے پیچھے نماز پڑھین جو ان امور کو عمل مین لاتے ہین -

ہم اسمقام مین اُن دونون شہرون کی تحریرات کو معرض نقل مین لاکر ہدیہ ناظرین کرتے ہین - اسکے بعد ان تحریرات کے نتیجہ سے اور مواضع کے علماء و عوام و سول کے حکام کو جنکو ہمیشہ آمین رفع یدین کے سبب مسجدون مین نماز پڑھنے نہ پڑھنے کے مقدمات درپیش رہتے ہین مطلع کرینگے -

نقل تحریر اتفاق و مصالحت علماء دہلی مدخلہ و مصدقہ عدالت کمشنری

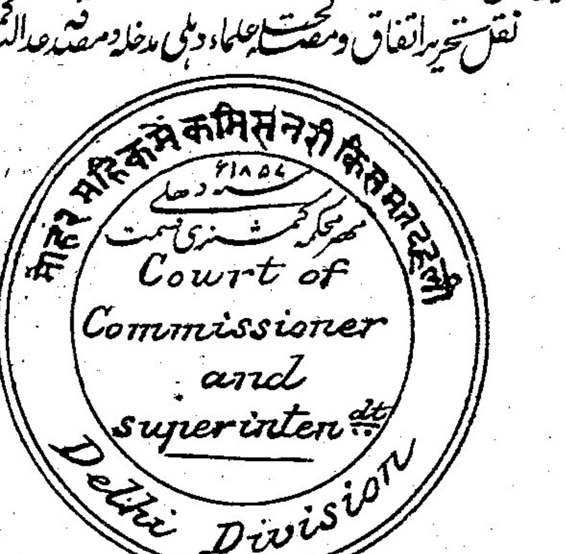

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چونکہ دہلی

چونکہ دہلی و دیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسایل فروعیہ مین تنازعات بمعنی برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار و رسایل مشتہر کئے ہین بار ہا وہ اشتہار و رسایل ہماری نظر سے گذرے ہر چند بطور خود اسکا انتظام و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آے اور خفیف امور پر نوبت بعداوت پہنچای ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہلسنت والجماعت تقریرًا و تحریرًا کہنے لگا - اور باہم فساد اور عناد بڑہتا گیا - اور یہانکے فساد سے اور بلاد و قصبات مین بہی نزاع و تکرار بین المسلمین واقع ہوی اور نوبت بفوجداری پہنچی - حالانکہ یہہ اختلاف سلف صالحین سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسایل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے اُن حضرات مین بغض و عناد و فساد نہ تہا - ایک دوسرے کو خارج از اہلسنت والجماعت نہ سمجہتا تہا اور آپسمین محبت و اتحاد تہا اور آجکل لوگ اُنہین فروعی مسایل کے اختلاف کے سبب اتفاقی حرمتون مین مبتلا ہو رہے ہین - کیونکہ ضد - اور کینہ - اور غیبت اور عداوت - اور فساد بالاتفاق حرام ہے - جن مسایل مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہہ ہین - نجاست آب - آمین بالجہر فی الصلوٰۃ - رفع الیدین فی الصلوٰۃ - رفع سبابہ و دیگر مسایل اختلافیہ - بعض نے انکو حرام سمجہا - اور بعض نے سنن موکدہ - غرضکہ جادہ عتدال سے گذر گئے - ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچہے بشرط رعایت عدم مفسدات جایز ہے - پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اس کے پیچہے بلاشبہ نماز پڑہنی چاہئے - اور چونکرے اُسپر اعتراض نہ ہو - اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچہے نماز پڑہے اور آپسمین محبت اور اتحاد رکہین - کوئی کسیکو بُرا اور بد مذہب نجانے - مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیساکہ طریقہ سلف کا تہا - اور علماء متقدمین کا رہا ہے - عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر - ہر ایک مسجد مین

ہرایک اپنے عمل بجالانے کا مجاز و مختار ہے - پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتے ہین
کہ ہر واعظ اپنے وعظ مین دلایل تکراری و مسایل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین - البتہ
وقت تدریس حدیث شریف کے اسکے دلایل - اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اسکے دلایل
بیان کئے جاوین - اور طعن و تشنیع نکیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوائے
دلایل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکہی جاوے - اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب
ایسے مضمون کا شایع کرے جسمین مذاہب ایمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی
ہو اسکے تدارک کی حکام والاشان سے استدعا کیجاوے - غرض کہ جو آفات و افساد اشتہارات
درسایل و تکرار امامت و اقتدا سے ہو رہی ہین انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیئے کہ آیندہ
ایسے تنازعات پیدا نہ ہون - اور مسلمانون کے قلب سے کینہ و عداوت بالکل جاتا رہے -
اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہے کہ خلاف وقت وعظ
جس مولوی صاحب سے اسکو عقیدت ہو دریافت کرلے - اور یہہ بہی اختیار ہے کہ کسی دوسرے
مولوی سے بہی دریافت کرلے لیکن منازعت و تکرار نہ کرے -

تحریر بتاریخ بست و ششم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۸ھ

امام فن مناظرہ

محمد غلام اکبر خان ۱۲۸۹ محمدی السنی

منصور ۱۲۹۸ انہ کان

محمد حبیب اللہ ۹۸ ابو الخیرات ۱۲

العابدین ۱۲۹ ابو محمد زین

سید ۱۲۸۶ محمد یعقوب

محمدی السنی محمد حمایت اللہ علیپہری ۱۲۹۴

شرع رسول اللہ ۱۲۹۱ محمد ابراہیم خان خادم قاضی القضاۃ

الحق محمد عبید

زین العابدین ۱۲۹ محمد احمد

مدرس مدرسہ فتح پوری

محمد نذیر حسین سید ۱۲۸۱

التقلین محمد حسین لطف ۱۲۹۲ خادم شریعت رسول

سید کونین شرف سید حسین شریف ۱۲۹۳

حفیظ اللہ

حسبنا اللہ ... حفیظ اللہ

ابوالخیر محمد یونس ۱۲۹۷

عاشق علی

حسن علی

محمد اسحاق ۱۲۹۳

محمد جمیل ۱۲۹۸

محمد عبداللہ ۱۲۹۰

محمد عبدالمجید
بقلم خود
مہتمم مدرسۃ القرآن

محمد شاہ
ہست درد وجہان

عبدہ محمد یوسف ۱۲۸۷

محمد عبدالقادر عبث امیدوار شفاعت ۱۲۹۸

دستخط
ابو نعیم محمد عبدالحلیم
لکھنوی عفی عنہ
بقلم خود

دستخط
محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
مدرس مدرسہ اسلامیہ محمد عبدالرب
بقلم خود

عبدالجبار
بقلم خود

ابو محمد

سید لطف حسین

محمد علاؤالدین ۱۲۹۱

محمد رحیم بخش ابو المسعود ۱۲۹۷
امام مسجد فتحپوری دہلی

سید محمد امام مسجد جہان
امام جامع مسجد دہلی

منظور الدولہ بشیر رقم حافظ محمد امیر الدین علیخان بہادر روشن جنگ

دستخط
فقیر محمد یعقوب عفی اللہ عنہ
الذنب ولد مولوی
کریم اللہ صاحب

سید محمد اسمعیل عفی عنہ
عظیم آبادی بہاری
بقلم خود

قادر بخش
بقلم خود

مہر
محمد عبداللہ سعید
مدرس مولوی عبدالرب

قادر بخش
بقلم خود

محمد عبدالرشید
بقلم خود
ولد مولوی عبدالحکیم

محمد سلیم اللہ بدایونی
بقلم خود

Signed and attested in my presence and approved by all

19/11/81 (Sd.) G.G. Young
Comm.

نقل تحریرات علماء لاہور

سوال رفع یدین وآمین مفسد نماز ہے یانہین - اور جو امام رفع یدین وآمین بالجہر کرے اسکے پیچھے حنفی المذہب کی نماز درست ہوتی ہے یانہین -

جواب رفع یدین بروایۃ صحیحہ مفسد صلوۃ نہین وفی العالمگیریۃ رفع الیدین لا یفسد اور یہی حال آمین بالجہر کا ہے اور حنفی المذہب کی نماز ایسے امام کے پیچھے جو اصول مین اسکا مخالف نہو اور فروع مین اسکا مخالف ہو جیسے شافعی مالکی حنبلی اور ان امور مین جو جواز صلوۃ کے لئے حنفیون مین ضروری ہین رعایۃ کرتا ہو درست ہے وفی رد المحتار واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منه ما یفسد الصلوٰۃ علی اعتقاد المقتدی وعلیہ الاجماع -

خلیفہ حمید الدین عفی عنہ

جواب۲ رفع یدین وآمین مفسد نماز نہین - اور جو امام یہہ کام کرے اسکے پیچھے بالاتفاق نماز جائز ہے اور جو رفع یدین کو عمل کثیر سمجھا گیا اور بناء علیہ اسکو مفسد نماز ٹھرایا گیا ہے یہہ حنفی مذہب مین شاذ قول ہے جسپر علماء کا فتوی واعتماد نہین ہے
درمختار مین عمل کثیر کے بیان مین کہا ہے وفیہا خمسۃ اقوال اصحہا ما لا یشک بسببہ الناظر من بعید فی فاعلہ انہ لیس فیہا فلا تفسد برفع یدیہ فی التکبیرات الزواید علی المذہب وما روی من الفساد فشاذ طحطاوی مین کہا ہے قولہ فشاذ ای روایۃً ودرایۃً لان المختار فی العمل الکثیر ما ذکرناہ لاعمایقام بالیدین حلبی عن المنح - اور ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء مخالف مین کہا ہے قال ابو الیسر اقتداء الحنفی بالشافعی غیر جایز لما روی مکحول النسفی ان رفع الیدین فی الصلوۃ عند الرکوع والرفع منہ مفسد لانہ عمل کثیر

قال ابن الهمام واخذ صاحب الهداية الجواز خلفهم من جهة الرواية وقدم هذه لشذ وذلك وقد صرح بشذوذها فی النهاية والمختار فی تفسیر العمل الكثير ما لو راٰه شخص من بعيد ظنه انه ليس فی الصلوٰة وفی الذخيرة رفع اليدين لا يفسد الصلوٰة وكذا فی جامع الفتاوی لان مفسدها لم يعرف قربة فيها ورفع اليدين فی الوتر والعيدين سنة اجماعًا اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ فوائد بہیہ میں امام عصام بن یوسف سے (جو حنفی اماموں سے ہیں اور امام ابو یوسف کے شاگرد) نقل کیا ہے کہ وہ نماز میں رفعیدین کیا کرتے۔ پھر کہا ہے کہ انکے فعل سے معلوم ہوا کہ حنفی مذہب میں رفع یدین نماز کا مفسد نہیں ہے اور اس فعل سے حنفی اپنے مذہب سے خارج نہیں ہوتا چنانچہ کہا ہے وفی طبقات القاری عصام بن یوسف روی عن ابن المبارك والثوری وشعبة وكان صاحب حديث يرفع يديه عند الركوع وعند الرفع الراس منه انتهی قلت يعلم منه لبطلان رواية مكحول عن ابی حنيفة ان من رفع يديه فی الصلوٰة فسدت صلوته التی اغتر بها امیر کاتب الاتقانی بها کما مر فی ترجمته فان عصام بن يوسف وكان من ملازمی ابی يوسف وكان يرفع فلو كان لتلك الرواية اصل لعلم بها ابو يوسف وعصام وسياق التفصيل فی بطلان تلك الرواية فی ترجمة مكحول انشاء الله تعالی ويعلم ايضًا ان الحنفی لو ترك فی مسئلة مذهب امامه لقوة دليل خلافه لا يخرج به عن ربقة التقليد فی ضوء ترك التقليد الا ترى الی ان عصام بن يوسف ترك مذهب ابی حنيفة فی عدم الرفع ومع ذلك هو معدود فی الحنفية ويؤيده ما حكاه اصحاب الفتاوی المعتمدة من اصحابنا من تقليد ابی يوسف يوما الشافعی فی طهارة القلتين۔

یہہ رفعیدین کی نسبت علماء کے اقوال ہیں ایسا ہی آمین وغیرہ امور جو ایک مذہب میں

سنت ہین اور دوسرے مین مکروہ سمجھے جاتے ہین علما نے کہا ہے کہ ایسے افعال کرنیوالے کے پیچھے حنفی کی نماز درست ہی ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء مخالف مین کہا ہے - ثم المواضع المہتمۃ للمراعاۃ فی حق المخالف ان یتوضا من الفصد والحجامۃ وکذا وکذا الی ان قال واما مراعاۃ بعض الافعال التی ہی سنۃ عند المخالف ومکروہ عند غیرہ کرفع الیدین فی حالۃ الانتقال وکجہر البسملۃ واخفائہا وبسط الیدین فی القنوت ونحوہا فہذا وامثالہا مما لا یمکن الجمع بینہما ولا یتصور الخروج من عہدۃ خلافہما فکل یتبع مذہبہ ولا یمنع مشربہ -

حسین
محمد
ابوسعید

قد اجاد واصاب فیما افاد واجاب
ابوعبد البر محمد (غضنفر) اللودیانی

الجواب ۳ رفع الیدین لا یفسد الصلوۃ لانہ من اعمال الصلوۃ کما ثبت بالاحادیث الصحیحۃ وکل ما کان من اعمال الصلوۃ لا یفسد الصلوۃ بل یصح الصلوۃ واما من قال من الحنفیۃ ان رفع الیدین عمل کثیر فقد اخطاء فان العمل الکثیر شرطہ ان لا یکون من اعمال الصلوۃ بل یکون ممانیا فی الصلوۃ ورفع الیدین من اعمال الصلوۃ فکیف یستقیم کونہ عملاً کثیراً فتدبر - وعلی ہذا لا نحتاج الی اختیار معنی من معانی العمل الکثیر وترجیح بعضہا علی بعض کما ذہب الیہ من ذہب من العلماء ہذا ہو طریق السداد ومن دونہ خرط القتاد - کتبہ محمد عبد الحکیم الکلانوری اللاہوری

المجیب مصیب محمد ابو عبد العزیز - العبد رحیم اللہ - قد اصاب من اجاب غلام اللہ قصوری

اس اتفاق وتحریرات کا نتیجہ جسکی طرف ہم خواص وعوام ورسول کے حکام کو توجہ دلانا چاہتے ہین یہہ ہی کہ دہلی ولاہور دونون شہر زمانہ قدیم سے اسوقت تک دار العلم ودار السلطنت چلے آئے ہین اور یہانکے علما بہی اکثر بلاد ہندوستان وپنجاب مین فتوی وفیصلہ کے باب مین مستند ومعتمد علیہ رہے ہین - پس جب یہانکے علماء فریقین نے ان مسایل خلافیہ رفع یدین وآمین وغیرہ مین یہہ اتفاق وفیصلہ کیا ہی تو ان دونون شہر کے خواص وعوام کو تقلیداً خواہ تحقیقاً انکی متابعت ضرور ہے وقت

حکم مجسٹریٹ ابتدائی عدالت کو منسوخ کرنا پڑا۔

تکملہ

مضمون مصالحہ

اس معاہدہ و تحریرات مین جو رعایت مفسدات کی شرط لگائی گئی - اور اس شرط سے اقتدا مخالف کو بالاجماع صحیح کہا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہی کہ اگر امام اُن امور کی رعایت کرلیا کرتا ہے جو مقتدی کے اعتقاد مین مفسد نماز ہین - تو ایسے شخص کے پیچھے بالاتفاق اقتدا صحیح ہے - اور اسی شرط پر دہلی مین معاہدہ ہوا ہے اور اس پر علما حنفیہ لاہور کا اتفاق ہے -

اِس تکملہ مین ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ اگر امام ایسا فعل کرے جو مقتدی کے خیال مین مفسد نماز ہو مثلاً امام فصد کرا کر بلا وضو جدید نماز پڑہا دے جسکو حنفی مقتدی مفسد نماز جانتا ہے یا شرمگاہ کو ہاتھ لگا کر بلا تجدید وضو امام پڑہا دے جس کو شافعی مفسد نماز خیال کرتا ہے تو ایسے امام کے پیچھے اس مقتدی مخالف کی نماز جائز ہونے مین (گو حنفیہ دہلی و لاہور کا اتفاق نہین ہے) سلف صالحین و ایمہ مجتہدین و ایمہ اربعہ وغیرہ کا کیا قول ہے ؟

ہمارے خیال مین سلف صالحین صحابہ و تابعین و ایمہ مجتہدین کے نزدیک تو ایسے شخص کے پیچھے بہی مقتدی مخالف کی نماز ہو جاتی ہے - اور یہی امر حدیث صحیح سے ثابت ہی عدم جواز نماز صرف متاخرین کا قول ہے سو بہی اتفاقی نہین ہے - اکثر متاخرین قایل عدم جواز ہین - بعض انمین بہی قایل جواز اقتدا ہین - وہ کہتے ہین اس باب مین امام کے اعتقاد کا لحاظ ضروری ہے کہ آیا جو فعل وہ کرتا ہے اسکو اپنے خیال مین صحیح سمجہتا ہے یا نہین اگر وہ اسکو صحیح سمجہتا ہے اور اسکی نماز اپنے اعتقاد مین درست ہو تو مقتدی کی نماز بہی اس کے پیچہے ہو جاتی ہے - کیونکہ ان مسایل اختلافیہ مین خطا بالیقین ثابت نہین ہوتی جس پر مخالف کی نماز کو جسکو وہ اپنے نزدیک صحیح سمجہتا ہے باطل قرار دیا جاوے

کتاب درمختار مین (جو حنفی مذہب مین بڑی معتبر کتاب ہے) مسئلہ عدم جواز اقتداء

قال فی الدر المختار قلت وهذا (ای عدم جواز الاقتداء) بناء علی ان العبرة لرای المقتدی وهو الاصح وقیل لرای الامام وعلیه جماعة قال فی النهایة وهو اقیس وعلیه فیصح الاقتداء وان کان لا یحتاط

بصورت عدم رعایت امور مفسدہ بیان کرکے کہا ہے کہ اِس عدم جواز کی بناء اِسپر ہے کہ اس باب مین مقتدی کے اعتقاد کا اعتبار ہے - یہہ روایت اصح ہے - بعض کا قول ہے کہ امام کے اعتقاد کا اعتبار ہے اسپر ایک جماعت علماء کا اتفاق ہے - کتاب نہایہ مین کہا ہے کہ یہی قیاس کے موافق ہے بنائً علیہ اقتداء امام مخالف جایز ہے اگرچہ وہ امور مفسدہ کے (رعایت سے) احتیاط نہ کرے -

طحطاوی نے شرح درمختار مین اکثر متاخرین سے مقتدی کے اعتقاد کا معتبر ہونا نقل

قال الطحطاوی بعد ما نقل عن الاکثرین الاعتبار لرای المقتدی وقیل لرای الامام وعلیه الهندوانی وجماعة قال فی النهایة وهو اقیس وعلی هذا فیصح وان لم یحتط - وهکذا فی النهر الفایق

کرکے کہا ہے بعض متاخرین کے نزدیک اعتقاد امام کا اعتبار ہے اور اِسی پر امام ہندوانی اور ایک جماعت ہے نہایہ مین ہے کہ یہی قیاس کے موافق ہے بنا بران مخالف امام کے پیچھے نماز درست ہے اگرچہ وہ احتیاط نکرتا ہو ایسا ہی نہر الفایق مین ہے -

حموی نے شرح اشباہ والنظائر مین کہا ہے کہ ابوبکر رازی نے ذکر کیا ہے کہ حنفی کا اقتداء

ذکر ابوبکر الرازی ان اقتداء الحنفی فی الوتر بمن یسلم علی راس رکعتین یجوز ویصلی معه بقیة الوتر لان امامه لم یخرج بسلامه

سے اِس شخص (شافعی وغیرہ) کے پیچھے جایز ہے جو وتر کی دو رکعت پر سلام پھیر دے - حنفی مقتدی اسکے ساتھ ہی اپنی ایک رکعت

عنده لانه مجتهد فیه کما لو اقتدی بامام قد رعف ورای الامام انه لا ینقض وضوئه صح الاقتداء لان طهارة الامام صحیحة عنده وهو مجتهد فیه -

باقیماندہ پوری کرے کیونکہ اسکا امام اپنے خیال مین اس سلام سے نماز وتر سے خارج نہین ہوا کیونکہ یہہ امر اختلافی اجتہادی ہے - جیسے اگر وہ (حنفی مقتدی) اپنے امام کا اقتداء کرے جسکی نکسیر پہوٹے اور وہ بلا وضو جدید نماز پڑہ لے اور وہ یہہ اعتقاد رکہتا ہو کہ نکسیر سے وضو نہین ٹوٹتا تو اسکے پیچہے حنفی کی نماز درست ہے کیونکہ امام کا وضو اسکے اپنے اعتقاد مین قایم ہے - اور یہہ امر بھی اختلافی و اجتہادی ہے (جنمین کسی جانب خطا کا یقین نہین ہو سکتا -) محقق حنفیہ کمال الدین ابن الہمام نے کہا ہے کہ ہمارے اوستاد سراج الدین

قال الشیخ محقق الحنفیه کمال الدین ابن الهمام وکان شیخنا سراج الدین یعتقد قول الرازی وانکر انیکون فساد الصلوة بذلك مرویا عن المتقدمین حتی کرته بمسئلة الجامع فی الذین تحروا فی اللیلة المظلمة وصلی کل الی جهة مقتدین باحدهم فان جواب المسئلة ان من علم منهم بحال امامهم فسدت صلوته لاعتقاده ان امامه علی الخطأ -

امام ابو بکر رازی کے قول کو (جسمین اعتقاد امام کو معتبر ٹہرایا ہے) پسند کرتے اور فساد نماز کا متقدمین ائمہ سے مروی ہونا تسلیم نہ کرتے یہانتک کہ مینے انکو (امام محمد کی) جامع کا یہہ مسئلہ جتایا کہ جو لوگ اندہیری رات میں اٹکل سے جہت قبلہ مقرر کرکے نماز پڑہین اور ہر ایک کسی کسی جانب موںہہ کر لے اور وہ سب ایک امام کے مقتدی ہون تو انکی نسبت اس کتاب کا یہہ حکم ہے کہ جو شخص امام کا حال جانتا ہو (کہ وہ سمت قبلہ پر نہین) اسکی نماز صحیح نہین ہے کیونکہ اسکے اعتقاد مین اسکا امام خطاء پر ہے -

اِس قول ابن الہمام سے اگرچہ یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض مسایل مین اعتقاد مقتدی کا معتبر ہونا امام محمد سے مروی ہے مگر ساتہہ اسکے یہہ بات بہی ثابت ہوتی ہے کہ خاصکر مسئلہ اقتدا

غیر محتاط مین ان ائمہ سے کچھہ مروی نہین ہے اگر کچھہ اس باب مین ان سے مروی ہوتا تو شیخ ابن الہمام کے اوستاد سراج الدین اس سے انکار نہ کرتے - اور شیخ ابن الہمام بھی اس انکار کے جواب مین یہہ مسئلہ تحری قبلہ کے پیش نہ کرتے - بلکہ خاص اسی قول کو پیش کرتے - ومع ہذا جو کچھہ ابن الہمام نے ان کے انکار کے مقابلہ مین پیش کیا ہے اور اس سے اور بزعم خود اعتقاد مقتدی کا ملحوظ ہونا امام محمد سے ثابت کیا ہے یہہ امر متنازعہ فیہ سے کچھہ تعلق نہین رکھتا اور اسکی تائید کرتا ہے کیونکہ اسمین ایک امر قطعی الثبوت (استقبال کعبہ) مین امام و مقتدی کے مخالفت کے حکم کا بیان ہے جسمین مقتدی اپنے امام کو یقیناً خطا پر سمجھتا ہے اور متنازع فیہ امام و مقتدی کے ایسے اجتہادی امور مین مخالفت کا حکم ہے جسمین خطاء امام بالیقین معلوم نہین ہوسکتی) اسی نظر سے ملا علی قاری نے رسالہ اقتدا بالمخالف مین امام ابن الہمام کے اس قول کو نقل کرکے اسکا یہی جواب دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ

ولجیب عن ھذا بان فساد صلوۃ المقتدی فی مسئلۃ التحری لایستلزم فساد صلوتہ فیما ذکرہ الرازی لان المقتدی فی الصورۃ الاولی یعتقد ان امامہ اخطا فیما ھو قطعی الثبوت فی الصلوۃ وھو استقبال القبلۃ وفی الثانیہ یعتقد ان امامہ اخطاء فی امر ظنی مجتھد فیہ فشتان بینھما - (رسالہ اقتدا بالمخالف علی قاری)

مسئلہ تحری قبلہ مین مقتدی کی نماز فاسد ہونے سے اس صورت مین (جسکا امام رازی نے ذکر کیا ہے) مقتدی کی نماز کا فاسد ہونا ثابت نہین ہوتا کیونکہ پہلی صورت (تحری قبلہ) مین مقتدی امام کو ایسے امر مین خطا پر جانتا ہے جو قطعی الثبوت ہے اور دوسری صورت مین اسکو ایک امر ظنی مین خطا پر سمجھتا ہے پس اسمین بہت فرق ہے

یہہ ائمہ حنفیہ کے اقوال کی نقل ہے - اور جو اسباب مین صحابہ و تابعین و ائمہ ثلثہ امام مالک و شافعی و احمد بن حنبل وغیرہ کا قول و فعل منقول ہے وہ کتاب خادم زرکشی اور فتوی شیخ ابن تیمیہ حنبلی مین منقول ہے جسکا ماحصل کتاب قوت السدید ابن ملا فرخ مکی مین موجود ہے - یہہ مقام اسکی نقل و صل سے قاصر ہے

بقیہ مضمون
حدیث نبوی
اور
نیچری وعیسائی

تربد وجهه وقال هكذا او نحوه - متغیر ہوجاتا اور وہ حدیث بیان کرکے یہہ کہدیتے ایسا ہی یا اسکی مانند آنحضرت صلعم نے فرمایا

انس ؓ (صحابی) آنحضرت سے (کمی بیشی وتغیر کے خوف سے) کم روایت کرتے اور

وكان انس قليل الحديث عن رسول الله صلعم وكان اذا حدث عن رسول الله صلعم قال او كما قال رسول الله (اخرج هذه الآثار الثلثة الدارمي فى كتابه المشهور بالمسند)

جب حدیث روایت کرتے یہہ ہی کہدیتے یا ایسا ہی کچہہ اور آنحضرت نے فرمایا ہی ان تینون آثار کو دارمی نے روایت کیا ہے -

فاطمہ بنت المنذر (تابعیہ) سے صحیح بخاری مین ایک حدیث منقول ہی جسمین

عن فاطمة عن اسماء عن النبي صلعم فاوحي الي انكم تفتنون في قبوركم مثل او قريب لا ادري اى ذلك قالت اسماء من فتنة المسيح الدجال يقال ما علمك بهذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادري اى ذلك قالت اسماء فيقول هو محمد رسول الله جائنا بالبينات والهدى واجبناه واتبعناه

یہہ ذکر ہے کہ قبر مین مومن اور منافق سے پوچہا جاویگا کہ تو اس شخص (محمد رسول اللہ) کو کیا جانتا تہا مومن کہیگا مین انکو رسول جانتا تہا منافق کہیگا افسوس ہے مین انہین [illegible] جانتا اس حدیث مین فاطمہ نے لفظ مومن کے ساتہہ لفظ موقن کو (جس کے معنی یقین کرنے اور ایمان لانیوالے کے ہین) اور [illegible] منافق کے ساتہہ لفظ مرتاب کو (جسکے معنی شک کرنے

هو محمد نبينا فيقال نم صالحا قد علمنا ان كنت لموقنا به واما المنافق او المرتاب لا ادري اى ذلك قالت اسماء الخ

اور مذبذب ہونیوالے ہیں جو شک نفاق کی صفت ہے) ذکر کیا اور ایک لفظ پر اکتفا کیا ۔

عبد اللہ بن مسعود سے صحیح مسلم وغیرہ مین مروی ہے کہ (خندق کے روز) مشرکین

عن عبد الله قال حبس المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة العصر حتى احمرت الشمس او اصفرت فقال رسول الله صلعم شغلونا عن الصلوة ملأ الله اجوافهم وقبورهم او حشى الله اجوافهم وقبورهم نارا۔ (صحیح مسلم)

نے آنحضرت کو نماز عصر سے روک رکھا یہانتک کہ آفتاب سُرخ یا زرد ہوگیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی انکے پیٹون اور قبرون کو آگ سے بہرے اِس حدیث مین ابن مسعود نے بہرنے کے معنی مین لفظ ملأ اور حشی دونوں کا شک کے ساتہہ استعمال کیا دونوں مین سے ایک لفظ کو باوجود ہم معنے ہونیکے نہ رہنے دیا ۔

ابن عمر (صحابی) سے دارمی نے روایت کیا ہے کہ عبید بن عمیر نے اُن کے

عن عبيد بن عمير انه حدث ابن عمر قال قال رسول الله صلعم مثل المنافق مثل الشاة بين الربضين او بين الغنمين فقال ابن عمر انما قال كذا وكذا۔ وكان ابن عمر اذا سمع من النبي صلى الله عليه وسلم لم يزد فيه ولم ينقص منه ولم يجاوزه ولم يقصر عنه۔

سامنے آنحضرت سے یہہ حدیث نقل کی کہ منافق کی مثال اس بکرے کیسی ہے جو دو ریوڑون مین پہرتی رہتی ہے اور ریوڑ کی جگہہ لفظ ربضین اور غنمین دونون کو شک کے ساتہہ استعمال کیا تو اونہون نے فرمایا یون نہین آنحضرت نے ایسا فرمایا آپ کی عادت تہی کہ جب وہ آنحضرت سے حدیث روایت کرتے تو اسمین کچہہ کمی زیادتی نہ کرتے

محمد بن سیرین (تابعی) سے دارمی نے نقل کیا ہے کہ ابن عون نے اُن سے

عن ابن عون قال کان الشعبی و النخعی والحسن یحدثون بالحدیث مرۃ ھکذا ومرۃ ھکذا فذکر ذلک لمحمد بن سیرین فقال اما انھم لو حدثوا به کما سمعوہ لکان خیراً لھم۔	کہا کہ شعبی اور نخعی اور حسن بصری کبھی حدیث کو ایک طرح روایت کرتے ہین کبھی اور طرح پر۔ ابن سیرین نے کہا کہ اگر وہ ویسی ہی روایت کرتے جیسے سنتے ہین تو انکے لئے یہ امر بہتر ہوتا۔

ابو معمر (تابعی) سے دارمی نے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کہا کہ مین لفظ حدیث مین

عن ابی معمر قال انی لا سمع الحدیث لحنًا فالحن اتباعًا لما سمعت۔	کچھ غلط سنتا ہون تو اسکو بلحاظ اتباع سماع ویسی ہی غلط روایت کر دیتا ہون۔

اِس شک و تردد سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ و تابعین عموماً روایت بالمعنی پر اکتفا نہ کرتے نقل الفاظ کی سخت پابند تھے۔ اگر وہ صرف معنی پر نظر رکھتے تو وہ مترادف الفاظ سے ایک لفظ کو روایت مین ضرور ترک کر دیتے انکے اِس تعامل و التزام الفاظ روایت سے (جسمین کسیقدر تشدد بھی ہے (جیسا کہ ابو معمر† کے فعل مین پایا جاتا ہے) یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ حدیث کو بالمعنی روایت کرنیکا صحابہ و تابعین مین عام رواج نہتہا اور مسئلہ جواز روایت بالمعنی پر عام عمل نہین ہوا بلکہ عام عمل اسی پر (افضل اور بہتر بلفظہ حدیث کو نقل کرنے) پر ہوا ہے بعض لوگون نے جو اس جواز پر عمل کیا ہے تو نہایت کم کیا ہے اور اسمین بھی کمال احتیاط سے شک و تردد کا اظہار کر دیا ہے۔ بعض علماء نے انکے اس تعامل و اظہار شک و تردد سے روایت بالمعنی کا عدم جواز استنباط کیا ہے مگر ہمکو اِس رائے سے توافق نہین ہے ہمارے نزدیک اسکا مفاد و مستنبط صرف اسی قدر ہے کہ روایت بالمعنی کا ان کے زمانہ مین رواج عام نہ تہا۔ ایسا ہی ہمسے پہلے علماء نے

† کہ غلط لفظ سنا تو اسکو غلط ہی روایت کیا صحیح نکر دیا۔

سمجھا اور فرمایا ہے —

علامہ تفتازانی نے کتاب تلویح مین فرمایا ہے کہ صحابہ اہل عدالت کے ظاہر حال

الظاهر من حال عدول الصحابة نقل الحديث بلفظه ولهذا نجد في كثير من الاحاديث شك الراوي وانما استفاض النقل بالمعنى بتقرر الحديث بالرواية والتدوين - (تلويح)

اور حال سے حدیث کو بلفظ نقل کرنا پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم بہت سے احادیث مین راوی کا شک پاتے ہین - (یعنی اگر وہ روایت بالمعنی کا معمول رکھتے تو کسی لفظ کے اطلاق مین شک کیون کرتے) بالمعنی روایت کا رواج عام تو پیچھے ہوا ہے جبکہ حدیث کے الفاظ روایت اور تالیف سے مقرر ہو چکے -

دراسات اللبیب مین کہا ہے اسمین شک نہین کہ صحابہ حدیث کے الفاظ بعینہا

ولاشك ان الصحابة رضي الله عنهم كانوا اكثر اعتناءً بحفظ الفاظ الحديث بعينها على بذل طاقتهم في ذلك نظرًا الى قوله صلى الله عليه وسلم في حديث التبليغ عنه فبلغ كما سمع × × ومن شدة اعتنائهم في حفظ الالفاظ شكهم وترددهم بين اللفظين وعدم اقتصارهم على احدهما حتى ظن ذلك من الدليل على عدم صحة النقل بالمعنى في اللفظين المتقاربين جدًا في المعنى كما في حديث عبد الله بن مسعود في حديث

یاد رکھنے کیطرف حتی الوسع سخت توجہ رکھتے اسمین وہ آنحضرت کے اس ارشاد کو جو تبلیغ روایت کی تاکید مین آپنے فرمایا ہے کہ "جیسی روایت سنے ویسی پہنچاوے" ملحوظ رکھتے انکی اس سخت توجہ پر ایک یہہ دلیل ہے کہ وہ دو لفظون مین شک و تردد ظاہر کرتے ان مین سے ایک لفظ پر اکتفا نہ کرتے حتی کہ اُن کے اس فعل کو عدم جواز روایت بالمعنی پر دلیل سمجھا گیا ہے - چنانچہ عبداللہ بن مسعود کی حدیث نماز وسطی مین لفظ ملا اللہ اور حشی اللہ جن دونون

الوسطی ملاء الله اجوافهم وقبورهم نارًا وحشی الله اجوافهم وقبورهم نارًا - قال ابن عبد البر الامام ولعل تعائل ان یقول فیه متمسك لعدم روایة الحدیث بالمعنی فان ابن مسعود تردد بین ملاء الله او حشی الله ولم یقتصر علی احد اللفظین مع تقاربهما فی المعنی قال والجواب ان بینهما تفاوتًا فان قوله حشی الله یقتضی من التراکم وکثرة للجزء المحشو ما لا یقتضیه ملاء وقد قیل ان شرط الروایة بالمعنی ان یکون اللفظان مترادفین لا یقصر احدهما عن الاخر

لفظون کے معنی پر کرنے کے ہین دونون شک کے ساتہہ استعمال ہوئے ہین - امام ابن عبد البر نے کہا ہے کہ شاید کوئی کہے کہ اہین روایت بالمعنی کے جایز نہ ہونے پر تمسک ہوسکتا ہے کیونکہ ابن مسعود نے لفظ ملاء اور حشی اللہ مین تردد کیا اِنہین سے ایک لفظ پر باوجودیکہ وہ قریب المعنی ہین اکتفا نہ کیا پہر کہا اس کا جواب یہہ ہے کہ ان دونون الفاظ مین فرق ہے لفظ حشی اللہ مین ٹہونسنے کے معنی پائے جاتے ہین جو لفظ ملاء مین نہین ہین اور بالمعنی روایت کی شرط یہہ ہے کہ دونون لفظ معنون مین برابر ہون ایک دوسرے سے قاصر نہ ہو

اِس تعامل صحابہ کو اور ثقات نے بھی ذکر کیا ہے انکی عبارات کو عنقریب نقل کیا جاویگا اورجس حدیث کا صاحب دراسات نے اس تعامل کے تائید مین حوالہ دیا ہے اسکا پورا

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نضر الله عبدا سمع مقالتی فحفظها ووعاها فرب حامل فقیه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه - (رواه الترمذی وابوداود وغیرهم)

مضمون یہہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے خدا اُس شخص کو خوش رکھے جس نے میری بات کو سنا اور پہر اسکو یاد رکہا اور دوسرے کو پہنچا دیا کیونکہ بہت لوگ سمجہہ کی بات سننے والے خود سمجہہ دار نہین ہوتے اور بہت لوگ اس بات کو ایسے لوگون کو پہنچاتے ہین جو اِن سے زیادہ سمجہہ دار ہوتے ہین —

اسحدیث سے بھی بعض بزرگون نے عدم جواز روایت بالمعنی استنباط کیا ہے چنانچہ امام رازی نے کتاب محصول مین کہا ہے کہ مخالف روایت بالمعنی کے عدم جواز

احتج المخالف بالنص و المعقول اما النص فقوله رحم الله امرأ سمع مقالتی فوعاها ثم اداها کما سمعه - قالوا اداؤه کما سمعه هو اداء اللفظ المسموع ونقل الفقه من هو افقه منه ومعناه والله اعلم ان الافقه ربما فطن بفضل فقهه من فواید اللفظ لما لم یفطن له الراوی لانه ربما کان دونه فی الفقه (المحصول)

پر نص اور عقلی دلیل سے استدلال کرتا ہے نص تو یہہ قول نبوی ہے کہ خدا تعالی اس شخص کو خوش رکھے جو میری بات کو سُنے اور نگاہ رکھے پہر اسکو جیسی سُنے ویسی پہنچاوے وہ کہتے ہین جیسی سُنے ویسی پہنچانا تب ہی متصور ہے جبکہ بعینہ سُنے ہوئے لفظ کو سُنا اور پہنچا دیا جاوے اسمین سمجہدار اپنی سمجہ سے وہ فواید نکالیگا جکو کم سمجہ راوی سمجہ نہین سکتا -

الیاصی طیبی نے کتاب خلاصہ مین اسحدیث سے عدم جواز روایت بالمعنی استنباط کیا ہے ولیکن ہمکو اس استنباط سے بہی توافق نہین ہے ہمارے نزدیک اسحدیث سے صرف اسیقدر مستفاد ہوتا ہے کہ حدیث کا بلفظ نقل کرنا افضل ہے - اور اس افضل پر صحابہ کا (جو طاعت و اعمال فضیلت کے کمال شایق و راغب تہے) عمل رہا ہے چنانچہ صاحب دراسات نے بیان کیا ہے اور اگر کسی نے احیاناً اس افضل کو ترک کرکے روایت بالمعنی کو اختیار کیا ہے تو بخوف تغیر مراد اسکے اخیر مین یہہ کہدیا ہے کہ آنحضرت نے یہہ فرمایا ہے یا ایسا ہی کچہہ اور فرمایا ہے جس سے محدثین نے ایک عام قاعدہ نکال لیا ہے کہ جو شخص بالمعنی روایت کرے وہ اسکے اخیر مین ایسے الفاظ کہدیا کرے چنانچہ امام ابن الصلاح کی کتاب علوم الحدیث مین فرمایا ہے جو شخص حدیث کو بالمعنی روایت کرے اسکے اخیر

السادسة ینبغی لمن روی حدیثا

مین ایسے الفاظ کہدیا کرے کیونکہ یہہ الفاظ

حدیثا بالمعنی ان یتبعه بان یقول او کما قال او نحوه او ما اشبه ذلک من الالفاظ روی ذلک عن ابن مسعود وابی الدرداء وانس رض قال الخطیب والصحابة ارباب اللسان واعلم الخلق بمعانی الکلام ولم یکونوا یقولون ذلک الا تخوفا من الزلل لمعرفتهم بما فی الروایة علی المعنی من الخطر۔

ابن مسعود وابی الدرداء وانس وغیرہ سے مروی ہین خطیب بغدادی نے کہا ہے صحابہ اہل زبان عرب تھے اور سب لوگون سے معنی کلام عرب کو زیادہ جاننے والے وہ ان الفاظ کو بخوف لغزش استعمال کرتے کیونکہ وہ اس خوف کو جو روایت بالمعنی ہین ہے پہچانتے تھے۔

بالجملہ صحابہ وتابعین کے تعامل اور اس تعامل کے اصل دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ بالمعنی روایت کا صحابہ مین عام رواج نہ تہا بعض لوگون سے یہہ عمل پایا گیا ہے سو بہی نہایت کم۔

اب رہے انسے پچھلے محدثین وکتب حدیث کے مصنفین جنکے زمانہ مین الفاظ حدیث مقرر ومنضبط ہو جانیکے سبب روایت بالمعنی کا رواج ہو گیا تہا چنانچہ عبارت تلویح سے جو بصفحہ (۸۴) منقول ہوئی معلوم ہوتا ہے انکی نسبت بہی عام رواج روایت بالمعنی کا دعوی تو کسیوجہ سے صحیح نہین ہوسکتا۔ البتہ یہہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان کے زمانہ مین بہ نسبت سابق کسیقدر زیادہ اسکا رواج ہو گیا تہا مگر اس سے انکی کل مرویات کا یا خاص ان حدیثون کا جنکو انہون نے بالمعنے روایت کیا ہے یقینی اعتبار کے لایق ہونا ثابت نہین ہوتا۔ جن لوگون نے بالمعنی روایت کی ہے ان کے نزدیک اس روایت کے لئے ایسی احتیاط کی سخت شرطین مقرر ہین کہ ان کی شروط کے لحاظ سے معنی مراد ہین کبہی تغیر واقع نہین ہوتا اور نہ اس روایت کا جو بالمعنی مروی ہے اعتبار کم ہوتا ہے۔

وہ شروط کئی ہین جن سبکا مآل و ماحصل یہہ ہے کہ حدیث کو بالمعنی وہی شخص روایت کرکر

جو کلام و محاورات عرب سے خوب واقف و ماہر ہو اور ان تغیرات کو جو تقدیم و تاخیر و تعریف و تنکیر و فصل و وصل و تخصیص و تعمیم و ایجاز و اطناب وغیرہ وجوہات کے اختلاف سے کلام مین واقع ہوتے ہین سمجھتا ہو

چنانچہ امام فخر الدین رازی محصول مین فرماتے ہین پانچوان مسئلہ حدیث کو بالمعنی روایت کرنا جایز ہے اور یہی شافعی و ابو حنیفہ و ابو الحسین بصری کا قول ہے (حسین ابن سیرین تابعی) اور بعض محدثین کا خلاف ہے ولیکن جواز کے لئے تین شرطین ہین ایک یہہ کہ وہ لفظ جسمین معنی اصل لفظ کو بیان کیا جاتا ہے معنی کے بیان مین اصل لفظ سے کمتر نہو دوسری یہہ کہ اسمین کچھہ زیادتی و نقصان نہو تیسری یہہ کہ وہ لفظ اصل لفظ سے ظاہر المعنی و خفی ہونے مین برابر ہو کیونکہ شارع کا خطاب کبھی واضح و یقینی نص سے ہوتا ہے کبھی محتمل الفاظ سے - اُن حکمتون اور بہیدون کی نظر سے جنکو غیر خدا کوئی نہین جانتا اسلئے ان کو اصل وضع سے بدلنا جایز نہین -

المسئلة الخامسة يجوز نقل الخبر بالمعنى وهو مذهب الشافعي وابي حنيفة وابي الحسين البصري خلافا لابن سيرين وبعض المحدثين ولكن بشرائط ثلثة اولها ان لاتكون الترجمة قاصرة عن الاصل في الافادة وثانيها ان لا يكون فيها زيادة ولا نقصان وثالثها ان يكون الترجمة مساوية للاصل في الخفاء والجلاء لان الخطاب يقع تارة بالمحكم وتارة بالمتشابه لحكم واسرار استاثر الله بعلمها فلا يجوز تغييرها عن وضعها (محصول)

اور امام ابن الصلاح نے علوم الحدیث مین فرمایا ہے پانچوین تصریح جب کوئی اپنی سنی ہوئی روایت کو بالمعنی اصل الفاظ کے سوای نقل کرنا چاہے تو اگر وہ عالم نہین ہے جو الفاظ و اغراض

والخامس اذا اراد رواية ما سمعه على معناه دون لفظه فان لم يكن عالما عارفا بالالفاظ ومقاصدها

(باقی اینده)

اشاعة السنة النبويه

علی صاحبها الصلواة والتحیة

نمبر چہارم - پنجم و ششم — جلد پنجم

معہ

ضمیمۂ متضمن مسائل مذہب ائمہ اہل السنة

بابت جمادی الاولی - لغایت رجب ۱۲۹۹ھ مطابق اپریل لغایت جون ۱۸۸۲ع

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت — درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ — بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب و رئیس	للعہ	لے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ عامہ اغنیا و لائبریری و سوسائٹی	عہ	سے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	لے	عصہ
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھین اور رسالہ آمنگی ذوق کرین	سے	۱۲
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھین مگر علمیت رکھین او اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ مل سکیگا اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے - اس لئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربرآری ممکن ہے -

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینہ کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کردین خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے -

راقم ابوسعید محمد حسین از بٹالہ ضلع گورداسپور

ریاض ہند پریس امرتسر مین چھپا

اشتہار

(دفعہ سوم)

{ جو طبع اس اشتہار کی اخیر دفعہ ہے اسکے مقابلہ مین بھی کسی نے قلم نہ اٹھایا تو آئندہ اصل بحث اثبات نبوت شروع ہوگا }

مقدمات عشرہ - اثبات نبوت جنکی تمہید مین ہم ۱۲۹۶ھ ہجری مطابق ۱۸۷۹ء سے لگ رہے تھے تمام ہوئے اب ہم اصل مدعا کے درپے ہونا چاہتے ہین - ولیکن قبل شروع بحث اپنے ناظرین (موافقین یا مخالفین) کی خدمت مین یہہ التماس کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ جن صاحبون کو ہمارے ان مقدمات مین (ناصحانہ یا مخاصمانہ) کلام ہو وہ قبل از شروع مقصود اسکو طے کرلین اثناء بحث مقصود مین کسی مقدمہ پر کسی شخص کا کسی قسم کا اعتراض نہ سنا جاویگا بلکہ اُن مقدمات کو بطور دلائل قطعیہ مسلّمہ تائید مدعا کے لئے پیش کیا جاویگا اور ہر کسی کو انکا تسلیم کرنا واجب ہوگا تمہید مقدمات صرف اسی غرض سے ہوتی ہے کہ مقدمات بطور اصول موضوعہ و علوم متعارفہ فریقین مین مسلّم قرار دیئے جاوین اور نظریات اختلافیہ کے فیصلہ کے لئے وہ بمنزلہ ایک حکم و دلیل کے کام آوین وہ مقدمات معروض ذیل ہین اور اُنکی دلائل و تفاصیل اشاعۃ السنہ (جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کے متعدد پرچون مین موجود ہین جنکے پاس وہ پرچے نہ ہون وہ جس مقدمہ مین امعان نظر و کلام کرنا چاہین اس مقدمہ کا متضمن پرچہ راقم سے طلب فرماوین -

یہہ اشتہار اب تیسری مرتبہ چھاپا گیا ہے اب بھی کسی نے ان مقدمات کی نسبت کچھ اعتراض نہ کیا تو اُن مقدمات کو اصول مسلّمہ قرار دیا جاویگا -

(**مقدمہ اولی**) خدا تعالی قیوم عالم موجود ہے (۲) خدا تعالی کی حقیقت ذات و صفات کا عامۂ خلایق کو علم نہین ہے (۳) ہر چیز موجود کے لئے محسوس ہونا ضروری نہین (۴) محال و مجہول الکنہ مین فرق ہے - اوّل کے وجود کا انکار جائز بلکہ لازم - ثانی سے انکار ناجائز (۵) موجودات عالم سے جو چیز انسان کے حواس خمسہ مین نہ آوے انسان اسکو بقوت انسانی جان نہین سکتا (۶) انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسی چیزین جان سکتا جو حواس خمسہ مین نہ آوین (۷) انسان اپنی فطرت سے نیک و بد کرنے و نہ کرنے کے

ساتھہ مامور ہونا چاہتا ہے (۸) مبدٔ فیاض (خداوند قیوم عالم) مین تجل نہین ہے (۹) روح نسبت جسم اس تجل کا محل ہونیکے زیادہ لایق ہے (۱۰) منجملہ اسباب علم موجودات ایک خبر صادق بھی ہے۔

التماس

(لایق توجہ خریداران خصوصاً قانون دانان نادہند)

۱۲- جولائی ۱۹۰۸ء سے راقم سفر مین رہا جسکی وجہ اور تفصیل رؤیداد انجمن ہمدردی مین معروض ہے اس سببسے اس اثنا مین کوئی پرچہ اشاعۃ السنہ شایع نہین کرسکا - ۸- ستمبر سے مجھے قیام میسر ہوا ہے تب ہی سے اہتمام طبع رسایل شروع ہے چنانچہ نمبر چہارم پیشکش خدمت خریداران اسی کے متصل باقی نمبر بھی ارسال خدمت ہونیکی امید ہے - مضمون تیار ہے - مہتمم فارغ - کوئی روک وکسر باقی نہین ہے - مگر ایک روپیہ کی کسرہے اگر اسکے شائقین اس نقصان کا جبر جلد چاہتے ہین تو پیشگی نہسہی زر باقیات (اس مہینہ تک جسکا پرچہ وصول پائین) ارسال فرمائین اور خدا ترسی وحق شناسی کو کام مین لاوین - ایسا نہ ہو کہ روپیہ کے نہ ہونیسے باقی نمبرون کی طبع واشاعت مین اور بھی توقف واقع ہو - اس التماس کی طرف ہم زیادہ تر ان بے پروا ہونکو توجہ دلاتے ہین جو مدتون سے باقیدار چلے آتے ہین - شائد وہ بدست اونٹ ایکٹ مزار عان موروثی یہہ خیال کر بیٹھے ہین کہ ہم پانچ سے رسالہ پر قابض ہو چکے ہین ہم قیمت دین خواہ نہ دین رسالہ پانیکے مستحق ہین اور باوصف نادہندگی قیمت رسالہ سے علحدہ یا محروم نہ کئے جاسکتے۔

مگر انکا یہہ خیال سودائی محال ہے - انکا یہہ موروثی قبضہ تب ہی قایم رہیگا جبکہ رسالہ چھپتا رہیگا طبع رسالہ بند ہو گیا تو انکا قبضہ بھی اوٹھہ جائیگا پھر بجز تاسف کچھہ تدبیر اور کوئی قانون کام نہ آئیگا اس امر کا قیاس وہ اسی پر کرلین کہ اس سال کا نوان مہینا ہے - اور پرچہ چہارم ان پانچ مہینون کے سایر پر کسکا قبضہ ہے اب بھی وہ حضرات بے اعتنائی کو دور فرمائین اس (رسالہ) حامی دین محمدی (جو تنہا مخالفین دین سے مقابلہ کر رہا ہے) رفاقت ونصرت سے ہاتھہ نہ اوٹھاوین اس زمانہ طغیانی ضلالت وجہالت مین اسکے وجود کو غنیمت سمجھہ لین اسکی مسدودی وموقوفی کی تدبیرین نہ نکالین۔

انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

روئداد معروضہ نمبر ۴ کے بعد اس انجمن نے کئی عمدہ اور نمایان کارروائیان کی ہین ازانجملہ چند کارروائیان اس مقام مین ذکر کیجاتی ہین۔

(۱) اُردو کی تائید مین جو میموریل (عرضداشت) اس انجمن نے تیار کیا تھا اُسکو بڑے اہتمام و احتشام کے ساتھہ کمیشن تعلیم مین روانہ کیا۔ پنجاب سے سب سے پہلے یہی میموریل گورنمنٹ مین پیش ہوا۔ جسپر کثرت سے دستخط تھے۔ جسکا اثر عنقریب یہہ ظاہر ہونیوالا ہے کہ اُردو زبان پنجاب کے مدارس سے نہ اُٹھائی جائیگی غایتہ مافی الباب یہہ کہ اُردو کے ساتھہ (خاص اُن لوگون کے لئے جو ہندی کو پسند کرین) ہندی بھی جاری ہوجاوے۔

اس کارروائی مین انجمن نے ملک اور قوم کے ساتھہ پوری ہمدردی کی اور اپنے نام کی صداقت و حقیقت ظاہر کردکھائی۔ کیا معنے۔ مسلمان (جو سرکاری مدارس کی تعلیم کے محتاج ہین) تو اُردو کے ہٹائے جانیکی تجویز سے دین و دُنیا سے رہ چکے تھے۔ اور سرکاری مدارس مین تعلیم پانے سے مایوس ہوگئے تھے ہندو بھی اُن علوم سے (جو ہندی زبان مین نہین ہین اور نہ ایک مدت دراز تک ہونے ممکن ہین) اور ان نوکریون سے (جو ان علوم پر موقوف ہین) محروم رہنے کو تیار تھے اس انجمن نے دونون کی دستگیری کی۔ دونون کی ڈوبتی ناو ڈوبنے سے بچالی۔

(۲) کمیشن تعلیم کے ستر سوالون کے جوابات کو (جنکا دین و دُنیا کے لئے مفید ہونا نمبر ششم مین ثابت کیا جاویگا) مرتب کیا اور اُنکو نہ صرف غائبانہ کمیشن تعلیم مین روانہ کیا بلکہ بذات خود کمیشن تعلیم مین پیش کیا اپنے سکرٹری (خاکسار ابوسعید محمد حسین) کو حسب ایماے صاحب پریسیڈنٹ کمیشن تعلیم ان جوابات کی تائید و تشریح کے لئے شملہ روانہ کیا جس نے اپنے بیان و شہادت مین ملک و مذہب کی تائید مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

اس کارروائی مین انجمن نے زر اور وقت دونون کے ساتھہ ملک اور مذہب سے ہمدردی کی ہے۔ زر تو انجمن کا صرف ہوا۔ اور وقت بیشتر اسکے سکرٹری (خاکسار) کا صرف ہوا۔ ایک مہینا کامل ترتیب و درستی جوابات سوالات کمیشن پر لگا۔ دو مہینے شملہ کے سفر مین صرف ہوئے اگرچہ

کمیشن کے اجلاس مین حاضرین کا اتفاق آٹھہ روز سے زیادہ نہین ہوا- مگر سفر ایسے موقع (ماہ صیام) پر ہوا کہ وہان خواہ مخواہ ایک مہینا کامل ٹھہرنا پڑا پھر اسی سفر کی تقریب سے بوقت واپسی جابجا دوستون اور شایقین کے تقاضائے سے جانے اور ٹھہرنے کا اتفاق ہوا- ۸ ستمبر کو مین اس کام سے کلی فارغ ہوا- یہی وجہ ہے کہ کئی مہینے سے رسالہ اشاعتہ السنہ شایع نہین کر سکا-

اُن پر زور اور مدلل جوابات نے کمیشن پر یہانتک اثر کیا- کہ صاحب پریزیڈنٹ کمیشن نے عین اجلاس کمیشن مین فرمایا کہ انجمن ہمدردی کے جوابات بہت واضح ہین انمین سوالات جنکی گنجایش کم ہے اسلئے مین چند سوالات پر اکتفا کرتا ہون" اور یہہ کلمہ کہ "انجمن ہمدردی کے جوابات واضح ہین" انہون نے لاہور کے دربار عام مین بہی کہا جسکا ذکر نمبر ۳ مین آتا ہے

(۳) پریزیڈنٹ کمیشن تعلیم کے لاہور آنے پر انجمن ہمدردی کا ڈیپوٹیشن (جماعت وکلاء) پیش ہوا (جسکے ممبر لاہور کے نواب و روسا و فضلا تہے اور پریزیڈنٹ جج عدالت خفیفہ لاہور) اسمین بہی منشی کرم الہی صاحب سکرٹری صیغہ مال انجمن ہمدردی نے اپنی زبانی بیان سے ملک و مذہب کی خیرخواہی اور معاونت کا حق پورا ادا کیا- اسی دربار مین صاحب پریزیڈنٹ نے وہ کلمہ فرمایا تہا جسکا ذکر نمبر دوم مین ہو چکا-

(۴) انجمن نے اپنی رپورٹ کا ایک ضمیمہ تیار کیا ہے جو حصول اتفاق رائے کے لئے ممبرون مین متداول ہو رہا ہے اس ضمیمہ مین صاحب پریزیڈنٹ کی اُس تقریر پر جو انہون نے دربار لاہور مین فرمائی تہی کہ "سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم ممکن نہین" مودبانہ نکتہ چینی کی ہے صاحب پریزیڈنٹ کی دلیل کا مدلل جواب دیکر یہہ بات ثابت کی ہے کہ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم ممکن اور مناسب بلکہ ضروریات سے ہے اس ضمیمہ نے اپنا اثر دکہایا تو ملک اور قوم معلوم ہو جائیگا کہ اس انجمن نے کس درجہ کی خیرخواہی کا کام کیا ہے کہ ہر ایک مدرسہ سرکاری مین قرآن و کتب مذہبی کا درس جاری کیا-

ان چارون کارروائیون کی کیفیت اور انکے مفید دین ودنیا ہونیکی حقیقت ان تحریرات کے ملاحظہ سے معلوم ہوسکتی ہے جو گورنمنٹ مین پیش ہوئی یا ہونیوالی ہین۔ ازانجملہ مسودہ میموریل کو تو ہم اکثر ممبرون مین شایع ومتداول کرچکے ہین۔ باقیماندہ تحریرات (جوابات کمیشن وغیرہ) کو نمبر ششم مین ممکن ہوا اور موقع ملا تو درج کرینگے انشاء اللہ تعالے۔

(۵) انجمن کے متعدد جلسون مین چند معزز ونامی اشخاص ممبر قرار دئے گئے تھے جنکے نام نامی بہ ترتیب نمبر فہرست مندرجہ نمبر ۱ جلد ۵ اشاعۃ السنہ فہرست ذیل مین درج ہین۔

نمبر	نام معہ عہدہ یا خطاب	مقام	کسکی تحریک	کسکی تائید	مذہب وغیرہ کیفیت
۷۴	جناب نواب عبد المجید خان صاحب آنریری اسسٹنٹ کمشنر بہادر	لاہور	سکریٹری	[illegible]	حنفی مذہب ہین اور اکثر پریزیڈنٹ انجمن قاضی میر عالم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کی غیبوبت مین یہی پریزیڈنٹ ہوتے ہین۔ اور اس انجمن کے بڑے حامی ومعاون ہین۔
۷۵	مولوی فضل الہی صاحب وکیل	〃	〃	〃	اہلحدیث
۷۶	مولوی بہادر علی خانصاحب مدرس اول ورنیکولر ہائی سکول	جالندہر	〃	〃	〃
۷۷	خلیفہ فتح الدین خانصاحب ماسٹر مشن سکول	〃	〃	〃	〃
۷۸	منشی عزیز الدین صاحب سررشتہ دار ڈایرکٹری	لاہور	〃	〃	حنفی
۷۹	منشی سید عبد اللہ صاحب محافظ دفتر ڈائرکٹری	〃	〃	〃	〃
۸۰	منشی غلام محی الدین صاحب کلارک فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	ایبٹ آباد	〃	〃	اہلحدیث
۸۱	منشی غلام محی الدین صاحب پرائیویٹ کلرک لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ		〃	〃	حنفی یا اہلحدیث
۸۲	ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب ملازم سرکار نابھہ	نابھہ	〃	〃	اہلحدیث